رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۵۲

مشیر الاطبا

1971

زیر نگرانی

شفاء الملک حکیم محمد حسن قریشی لاہور

سالانہ چندہ ڈیڑھ روپیہ

Hakeem Shaukat Ali

عہدِ حاضر کا طبّی شاہکار
جامع الحکمت
مرتبہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور
طب کا بہترین عام فہم اور مکمل انسائیکلوپیڈیا جس میں تاریخ طب تشریح حفظ صحت
تشخیص اور دستور العلاج کے علاوہ تمام امراض کی مفصل ماہیت اسباب ۔ علامات تشخیص
فروق الامراض ۔ انجام و عوارض ۔ اصولِ علاج ۔ دستور العلاج ۔ نہایت کامیاب اور
بہترین مجربات دیئے گئے ہیں علاج میں قلیل المقدار اور مرکب دوائیں بھی شامل ہیں سینکڑوں
جدید امراض کا بیان بھی شامل ہے ۔ اس کے علاوہ عکسی تصویریں ہیں ۔ ابتدا میں ایک
عجیب و غریب رنگین نقش تشریحی ہے ۔
تشخیص مجربات اور تصاویر
کے اعتبار سے اس جیسی کتاب ابھی تک اردو میں شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس میں
طب قدیم و جدید کے تمام ضروری معلومات آگئے ہیں ۔ زبان سادہ اور سلیس ہے
اور ہر طبیب ۔ وید اور ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر گھر میں اس کا ہونا
مفید اور ضروری ہے ۔
کتابت ۔ طباعت ۔ کاغذ عمدہ
صفحات جلد اول تقریباً گیارہ سو ۔ جلد سنہری قیمت پانچ روپے بارہ آنے
صفحات جلد دوم ساڑھے گیارہ سو ۔ جلد سنہری قیمت چھ روپے چار آنے
قیمت ہر دو مجلد ——— ساڑھے گیارہ روپے
ناظم کتب خانہ مشیر الاطباء دِل محمد روڈ ۔ لاہور
جامع الحکمت
قرشی
جامع الحکمت
جلد اول
قرشی

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام مولوی عنایت اللہ ایڈیٹر پرنٹر پبلشر چھپکر دفتر مشیر الاطباء ۴۳ بیڈن روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

Hakeem Shaukat Ali

جامع الحکمت جلد دوم

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

جامع الحکمت جلد دوم جس کا ایک مدت سے شدید انتظار کیا جا رہا تھا چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔

اس میں نظام دوران خون (قلب۔ شرائین۔ اوردہ) نظام انہضام (مری۔ معدہ۔ جگر۔ مرارہ۔ طحال۔ آنتیں۔ لبلبہ) نظام بولی: (گردہ۔ مثانہ وغیرہ) نیز امراض مخصوصہ مرداں۔ امراض مخصوصہ نسواں۔ امراض اطفال اور امراض عامہ بھی درج ہیں۔

ہر ایک نظام کے شروع میں اس نظام کے اعضاء اور متعلقات کے متعلق تمام قدیم اور جدید تشریحی معلومات شدید کاوشوں سے فراہم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک نظام سے تعلق رکھنے والے عضوی اور فعلی امراض کو دلائل و علامات اور قدیم و جدید تشخیصی معلومات کے ذریعہ مشتمل کیا گیا ہے۔

ہر ایک مرض کی ماہیت کے سلسلہ میں قدیم و جدید تحقیقات اور مختلف آراء بالوضاحت بیان کی گئی ہیں۔

ہر ایک مرض کی تشخیص نہایت فاضلانہ طور پر لکھی گئی ہے۔ فروق الامراض کے نکات اور متشابہ امراض کو جداول کے ذریعہ ممتاز کر کے دکھایا گیا ہے۔

اصول علاج۔ رموز مطب۔ نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

قرابادینی اور مشہور خاندانوں کے صدری مجربات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔

امراض غیر مدونہ جو کتب قدیمہ میں نہیں ملتے کافی تعداد میں درج کئے گئے ہیں۔

بیشمار عکسی و دستی تصاویر سے مزین کی گئی ہے۔

**غرض عہد حاضر کی مایہ ناز کتاب ہے۔ جو علاج کے سلسلے میں تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے *

ملنے کا پتہ

ناظم دار الکتب مشیر الاطباء دل محمد روڈ لاہور

جلد ۱۹ | مشیر الاطبا بابت ماہ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | نمبر ۴

فہرست مضامین

قواعد و ضوابط

۱۔ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ کو باقاعدہ ہر خریدار کو بھیج دیا جاتا ہے۔
۲۔ ڈاک کے ڈاکو کئی رسائل کو ہضم کر جاتے ہیں، اس لئے اگر آپ کو ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملے۔ تو دفتر کو خط لکھیں۔ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ بعض اصحاب دو دو مہینے بعد پچھلے رسائل نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ ایسے پرچے بلا قیمت نہیں بھیجے جائیں گے۔
۳۔ جواب طلب امور کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نہایت ضروری ہے۔
۵۔ پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔
۶۔ دفتر کے تمام منی آرڈر اور وی پی سنٹرل ایکسچینج بنک کی معرفت وصول ہوتے ہیں اسلئے بنک مذکورہ کے مینجر کے دستخطوں کو صحیح تصور کیا جائے

Hakeem Shaukat Ali

۷۸۶

هُوَ الشَّافِی

مُشِیرُ الاَطِبَّاء

بابت ماہ اپریل ۱۹۴۱ء

شذرات

خوبصورتی پر غدود کے اثرات

صحت اور تندرستی کو برقرار رکھنے کے لئے اور انسان کو پوری عمر تک پہنچانے کے لئے غدود ضروریہ کے فعل کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ اور یہ بتلایا جارہا ہے۔ کہ جسم کی تندرستی اور خوبصورتی میں غدود کے افرازات کا بہت زیادہ حصہ ہوتا ہے۔

چنانچہ تحقیق کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ ناک بڑی اور نمایاں سی ہوتی ہے ان میں غدہ نخامیہ کے فعل کی زیادتی ہوتی ہے۔ اسی طرح جو لوگ پست قد اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں۔ ان میں غدہ نخامیہ کا فعل کم ہوتا ہے۔

اگر غدہ توشہ کا فعل زیادہ دیر تک برقرار رہے تو چہرہ شوخ اور چمکدار رہتا ہے۔

جلد کی رنگت کی کمی بیشی بہت حد تک غدد کلاہ گردہ کے فعل پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ گلٹیاں دونوں گردوں کے اوپر واقع ہوتی ہیں۔ مرض ایڈیسن میں ان گلٹیوں کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جلد کی رنگت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پہلے پہل جلد کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ تانبے جیسی مخصوص رنگت پیدا ہو جاتی ہے۔ رنگت کے علاوہ جلد کی جھریاں وغیرہ بھی انہی گلٹیوں کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کے غدہ درقیہ کا فعل ناکافی ہوتا ہے۔ اُن کی جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ اور وہ جوانی کی عمر میں بوڑھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح دانتوں کا مضبوط سفید اور چمکدار ہونا غدود ضروریہ کے فعل کی صحت کی دلیل ہے۔ اگر غدۂ درقیہ صحیح ہو۔ تو دانت نہایت خوبصورت موتیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کئی دفعہ دانتوں کے گلنے سڑنے اور قبل از وقت گر پڑنے کی وجہ پیراتھائیرائڈ ہارمونز کی کمی ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے دانت بڑے بڑے اور باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن میں غدۂ نخامیہ کا فعل زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم میں ہڈیوں کی نشو ونما اسی غدہ سے متعلق ہے۔ جو لوگ پست قد ہوں۔ اگر وہ غدہ نخامیہ کے اندرونی حصہ کی گولیاں صبح وشام کھایا کریں تو یہ اُنہیں مفید پڑتی

ہیں۔

ہمارے ہندوستانی شعرا اکثر لمبے لمبے بالوں کی تعریف میں شعر کہتے رہتے ہیں۔ اور یہ درست بھی ہے۔ کہ عورت کو اپنے لمبے اور چمکدار بال بہت عزیز ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان بالوں کا چمکدار ہونا یا لمبا اور خوبصورت ہونا بھی انہی ضروری غدود کے فعل کی صحت پر موقوف ہے۔ چنانچہ غدود تناسلی اور پیرا تھائیرائڈ گلینڈ جسم کے بالوں پر اقتدار رکھتے ہیں۔ مرد کے خصیتین چہرے اور پیڑو پر بال پیدا کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف عورت کے خصیۃ الرحم چہرے پر بالوں کی پیدائش کو روکتے ہیں۔ کئی دفعہ عورتوں کے چہرہ پر تھوڑی تھوڑی مونچھیں یا داڑھی نظر آتی ہے۔ ان عورتوں کے خصیۃ الرحم کی نشوونما نامکمل ہوتی ہے۔

عام طور پر سن یاس یا حیض بند ہونے کی عمر میں عورت کے چہرہ پر معمولی سی داڑھی مونچھیں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔ کہ اس عمر میں خصیۃ الرحم کے اندر تحلیل شروع ہو جاتی ہے۔

بالوں کے علاوہ غدود تناسلی جسم کی خوبصورتی تناسب اعضاء اور صحت عامہ پر بہت کچھ اقتدار رکھتے ہیں +

جنگ اور ہندوستانی دوا سازی

ڈرگس سپلائی کمیٹی کی تیسری میٹنگ میں جو حال ہی میں لفٹننٹ کرنل جی۔ جی۔ جالی کی زیر صدارت منعقد ہوئی جنگ کی ضروریات مہیا کرنے کے بہت سے مسائل پر غور کیا گیا۔

ایپومارفین ہائیڈروکلورائیڈ۔ ایمیٹین ہائیڈروکلورائڈ ایکری فلیوین۔ اور خشک خون کے نمونہ جات پیش کئے گئے۔ جو ہندوستان میں کمیٹی مذکورہ کی تحقیقات اور مساعی کی بدولت تیار ہوئے تھے۔

گو یہ تمام چیزیں اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہیں۔ مگر جنگ کی ضروریات میں خشک خون کی تیاری نہایت درجہ اہم اور مفید ہے۔ میدان جنگ میں زخمیوں کی موت کئی دفعہ محض خون کے بکثرت ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اگرچہ انتقال الدم یعنی خون کو ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل کرنے سے ہم اس سے پہلے بھی باقاعدہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر میدان جنگ میں خون کا میسر ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اگر خشک شدہ خون ہمارے پاس سٹاک میں موجود ہو۔ تو یہ ضرورت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔

خون میں سوڈیم سٹریٹ ملا دیا جاتا ہے۔ اور اس کو ٹھہرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس دوائی کے ملانے سے خون جمنے نہیں پاتا۔ اب اس میں سے کریات تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اور رطوبت کو خاص حالات کے اندر سکھا لیا جاتا ہے۔ طہارت کے اصولوں کو پورے طور پر عمل میں لاتے ہوئے اس دانہ دار سفوف کو بند کر لیا جاتا ہے۔ اور بوقت ضرورت آب مقطر ملا کر اس سے خون کا کام لیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں اس کا نمونہ پہلی دفعہ تیار کیا گیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کو بڑے پیمانے پر۔۔۔۔ تیار کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

حیاتین ا کا بہترین ماخذ

نئی دہلی میں حال ہی میں میڈیکل سٹورز سپلائی کمیٹی کی چوتھی میٹنگ میں کرنل جی۔ جی جالی نے بیان فرمایا کہ ۸۰ سال قبل مدراس میں مچھلی کے تیل کی ایک بہت بڑی کمپنی تھی۔ مگر بیرونی مال کی درآمد کی وجہ سے اس کمپنی کا کاروبار آہستہ آہستہ تباہ ہو گیا۔

شارک اور سا مچھلی کے جگر سے آج کل پھر کالی کٹ میں تیل نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بھی معلوم

ہو رہے ہے۔ کہ بنگال اور ریاست ٹراونکور کی حکومتوں نے مچھلی کے جگر کا تیل نکالنے کا اہتمام کیا ہے۔ تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شارک اور سا مچھلی کا تیل کاڈ مچھلی کے تیل کا نہایت اعلیٰ بدل ہیں۔

حیاتین ا کے اعتبار سے یہ تیل کاڈ مچھلی کے تیل سے بھی بہت بہتر ہے۔

ہندوستان میں چونکہ حیاتین الف کی کمی ایک عام بیماری ہے۔ اور یہاں پر کسی ایسی دوا کی بے حد ضرورت ہے جو ارزاں بھی ہو اور حیاتین الف کا بہترین ماخذ بھی۔ اس لئے یہ تیل ہندوستان کے لوگوں کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے +

فشار الدم قوی کا غذائی علاج

ڈاکٹر برٹ رینڈلپ ایلی سن ویجی ٹیرین میسنجر اینڈ ہیلتھ ریویو میں لکھتے ہیں۔ کہ ضغط الدم کو بڑھانے کے بہت سے اسباب ہیں لیکن غذا ہر طرح کے ضغط الدم کو گھٹانے میں بالواسطہ اثر کرتی ہے کیونکہ اس کی امداد سے موٹے آدمیوں کا وزن کم کیا جا سکتا ہے جس سے قلب کا بوجھ گھٹ جاتا ہے۔ اور اس سے گردوں کا فعل بھی صحیح ہو سکتا ہے جس سے ضغط الدم کو فائدہ ہوتا ہے۔

”قلب کو خون کے دھکیلنے کے لئے اتنا زور نہیں لگانا پڑتا جتنا کہ شرائین کو پھیلانے کے لئے۔ شرائین کی لچک ان کی اندرونی دیواروں میں التہابی کیفیت کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے کیونکہ التہاب سے یہاں پر چونے کے مواد جمع ہونے لگتے ہیں۔ ڈاکٹر ایلی سن نے اپنے تجربات سے واضح کیا ہے۔ کہ دودھ اور سبزیوں پر زندگی بسر کرنے والے لوگوں کی شرائین میں کافی عمر تک لچک باقی رہتی ہے۔ اس کے برخلاف گوشت خور لوگوں کی شرائین جلدی سخت ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ فشار الدم قوی کے علاج میں ڈاکٹر ایلی سن ہر قسم کی لحمی اغذیہ چائے۔ قہوہ۔ شراب وغیرہ بند کر دیتے ہیں۔ مریض کو دوا بھی کوئی نہیں پلائی جاتی۔ اس پرہیز کا نتیجہ ہمیشہ نہایت اچھا نکلتا ہے۔ اور صرف دو مہینے کے عرصہ میں یا اس سے بھی قبل نمایاں فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ گو یکدم دباؤ کم نہیں ہوتا۔ مگر بتدریج ضرور کم ہونے لگتا ہے۔

بعض ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ سمیات کا انجذاب فشار الدم کا سبب اولیٰ ہے۔ یہ سمیات مسوڑھوں۔ لوزتین یا زائدہ دودیہ وغیرہ سے جذب ہو سکتی ہیں۔ لیکن آنتوں سے سمیت کا انجذاب اس بارے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ آنتوں میں سمیات کا پیدا ہونا غذا پر منحصر ہے۔ چنانچہ گوشت اور مچھلی وغیرہ لحمی اغذیہ کثرت کے ساتھ سمیات پیدا کرتی۔ اس لئے ان کا استعمال سخت ممنوع ہے۔ ہضم اگر ناقص ہو تو اچھی غذا بھی سمیات کے پیدا ہونے کا باعث ہو سکتی ہے لیکن زیادہ تر سمیات قولون میں بچے ہوئے لحمی اغذیہ کے فضلہ پر جراثیم کے اثر انداز ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے برخلاف سبزیوں کے استعمال سے تسمم الدم ذاتی کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

دانتوں کے برش کی طہارت

عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ برش سے دانتوں کو صاف کرتے ہیں۔ وہ برش کی صفائی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور بلاناغہ بغیر صاف کئے ہوئے ایک ہی برش کو استعمال کر لیتے ہیں۔

یہ طریقہ دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دانتوں کو صاف کرنے سے پہلے اور بعد برش کو صاف کر لینا چاہیئے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ابلتا ہوا پانی برش کے بالوں پر کافی مقدار میں تھوڑی دیر تک ڈالتے رہیں۔ اس طرح برش کے بالوں پر کافی مقدار میں تھوڑی دیر تک ڈالتے رہیں۔ اس طرح برش کے بالوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور صفائی بھی ہو جاتی ہے ٭

طبی کانفرنس دہلی

پیامِ عمل

(از جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی)

نیرنگِ دہر کا سحرِ زرآب طرفہ ناک انداز

آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کو عالمِ وجود میں آئے ہوئے بیس سال گزر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں جو کچھ خدمات انجام دے چکی ہے۔ وہ ارباب نظر سے مخفی نہیں

اکثر احباب کو بیسویں صدی کا دسواں سال فراموش نہیں ہوا ہوگا۔ کہ اس سال بمبئی کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے حریف مقابل کو ہمیشہ کے لئے موت کی گہری نیند سلانے کی سعی کی تھی طب قدیم کی حالت پہلے ہی اس مریض کی تھی۔ جو عالم نزع و احتضار میں زندگی کی گھڑیاں شمار کر رہا ہو۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کو اس مریض سخت جاں کی یہ کشمکش حیات پسند نہ آئی۔ اور اس نے حکومت کی معاونت سے یہ سعی کی کہ اس مریض کو بہت جلد زندگی کی تلخ کامیوں سے رستگاری دی جائے۔ خود مریض کے تیمارداروں کا یہ حال تھا۔ کہ وہ اس وار سے بے پرواہ تھے۔ بلکہ بہتوں نے تو اس سے بھی انکار کر دیا۔ کہ یہ تیغ تیز ان کے رشتۂ حیات کو قطع کرنے کے لئے بنائی جا رہی ہے بہتوں نے اس کے اثرات کو محسوس کیا۔ مگر اپنے آپ کو ضعیف محسوس کرتے ہوئے خاموشی کو ترجیح دی۔ اور اس طرح حریف چابکدست کو ایک ہی وار میں کام تمام کرنے کا موقعہ دے دیا

جب رات کے آخری وقت میں ظلمت و تاریکی کا گہرا ابر سپہرِ عالم کو گھیر لیتا ہے۔ اور روشنی کی ہلکی کرن کی بھی توقع نہیں ہوتی۔ تو اسوقت آفتاب جہاں تاب اپنی لمعہ افگنی و ضیا گستری سے ایک عالم کو امیدوں اور ولولوں سے معمور کر دیتا ہے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں اس ظلمت آباد کو کہ و ونور کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس عالم یاس و نامرادی میں ایک مسیحا نفس جناب مسیح الملک مرحوم نے صدائے قم سے طبیبوں اور ویدوں میں آثار حیات پیدا کر دیئے اور ان کو ایک مرکز پر جمع کر کے اس عظیم الشان کانفرنس کو وجود پذیر کیا۔ جو ہماری امیدوں کا مرکز اور ہمارے ولولوں کا محور ہے۔

عموماً یہ سوال کیا جاتا ہے۔ کہ بیس سالوں میں کانفرنس نے کیا کیا۔ اور اب کیوں اس کے ساتھ اپنی توقعات کو وابستہ کیا جائے۔ فی الحقیقت یہ سوال کانفرنس کی تاریخ سے ناواقفیت پر دال ہے۔ کانفرنس کے سامنے سب سے بڑا کام میڈیکل رجسٹریشن ایکٹ کا تھا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ میں کانفرنس نے بہت کام کیا۔ اس نے مختلف میموریل گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کئے۔ وفد بھیجے۔ جلسے کئے۔ اور تمام طول و عرض بلاد ہند میں ایجی ٹیشن پھیلا دیا۔

یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا رجسٹریشن ایکٹ منسوخ نہیں ہوا۔ تو پھر کانفرنس کی ان تمام مساعی لاحاصل سے کیا فائدہ۔ مگر میں اس کے جواب میں یہ عرض کر دوں گا۔ کہ فی الحقیقت اس بارے میں بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ یہ سچ ہے۔ کہ رجسٹریشن ایکٹ موجود ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی اتنا ہی صحیح ہے۔ کہ کانفرنس کی جدوجہد سے طبیب اور وید بہت کچھ محفوظ ہو گئے۔ یہ صحیح ہے کہ لالہ سکھبیر سنگھ صاحب کے الفاظ میں یہ قانون طب قدیم کے لئے ایک تدریجی زہر ہے۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس زہر کے اثرات مہلکہ کو کانفرنس

نے بہت کچھ کم کر دیا۔ گورنمنٹ نے اپنے سرکلر میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ گورنمنٹ کا یہ ارادہ نہیں ہے۔ کہ وہ فی الحال طبیبوں اور ویدوں کو معالجہ سے روکے۔ اس فی الحال سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آئندہ حکومت اس بارے میں بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہتی ہے۔ مگر کانفرنس کے شدید ایجی ٹیشن نے اس خطرے کو ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔

کانفرنس کے اجتماعی فوائد سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے ویدوں اور طبیبوں کو کامیابی کے ساتھ ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اور اس طرح ان کو ایک دوسرے کے اشتراک سے قوی تر بنایا۔ اور ملک کے سامنے اتحاد ہندو و مسلم کی ایک عجیب و غریب مثال پیش کی پھر مختلف اطبا کے آپس میں ملنے سے تبادلۂ خیالات ہونے کی وجہ سے جو منافع حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے اعراض نہیں کیا جا سکتا۔

علاوہ ازیں کانفرنس نے بخل و اخفا کے مرض قدیم کے ازالہ میں بہت کچھ سعی کی اور اطبا میں حریت رائے و اجتہاد فکر پیدا کرنے کی کوشش کی۔

اب ہم سب کا فرض ہے کہ جناب حکیم محمد الیاس خانصاحب کی دعوت پر دہلی پہنچیں۔ اور آخری مرتبہ طب کی ترقی کے لئے ایک لائحہ (سکیم) مرتب کریں۔ اس میں شک نہیں کہ چند روز کے لئے ہمیں اپنے اپنے کاموں کو ملتوی کرنا پڑے گا۔ مگر کیا فن عزیز کی موت و حیات کا مسئلہ اس قدر بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اس کے لئے ہم چند روز صرف کر دیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اگر طب قدیم کی کچھ عرصہ اور یہی حالت رہی تو وہ یونان و مصر کی طرح ہندوستان سے ناپید ہو جائیگی۔ اور اسکے ساتھ ساتھ اپنے ہی تغافل کی وجہ سے اطبا اور طبی خاندان بھی ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائیں گے ؎

بلوح تربت پروانہ ایں رقم دیدم
کہ آتشے کہ مرا سوخت خویش را ہم سوخت

پھر کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ہمارے اطبا خواب غفلت سے بیدار ہو کر تنازع للبقا کے لئے مصروف عمل ہو جائیں کیا ابھی تک عنکبین زمانہ میں اسقدر تیزی و ترشی پیدا نہیں ہوئی کہ اس سے ہمارے اطبا کا خمارۂ بیہوشی دور ہو سکے۔ کیا ابھی تک فن عزیز کی بیچارگی اور کس مپرسی انکو اس پر آمادہ نہیں کر سکی۔ کہ وہ قیلولۂ راحت سے بیدار ہو کر اسکی خبر لیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ فن عزیز کی کشتی گرداب بلا میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور موج حوادث کے شدید تلاطمات اس کو غرق کرنے کے درپے ہیں۔ مگر اہل کشتی اس مصیبت سے بیخبر محو خواب غفلت ہیں۔

آہ اگر یہ سچ ہے تو پھر ہمیں ابھی سے عشقوں کیلئے صف ماتم بچھا دینی چاہیئے۔ اور خود اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنے پر آمادہ ہو جانا چاہیئے

کار از دوا گذشتہ و افسوں نہ کردہ کس

اے برادران فن۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زندگی صرف ان کے لئے ہے جو زندہ رہنے کے لئے جد و جہد کرتے ہیں۔ اور جو زندہ تو رہنا چاہتے ہیں۔ مگر زندگی کیلئے جد و جہد نہیں کرتے انکے لئے اس عالم عناصر میں پیام فنا کے سوا کچھ نہیں۔ یہ دنیا تنازع للبقا کا میدان عمل ہے۔ اور بقائے اصلح و فنائے غیر اصلح کا ایک ہی قانون اس آسمان کے نیچے کارفرما ہے۔ پھر اے برادران فن تم کو یہ کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم زندہ تو رہنا چاہتے ہو۔ مگر زندوں کی طرح جد و جہد نہیں کرتے کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمہارے لئے یہ قانون بدلا جائیگا۔ اور اسطرح تم بغیر ہیچگونہ زحمت و بلا شائبہ تکلیف اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ مگر میں تم کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اس خیال خام میں گرفتار نہ رہو کیونکہ قانون قدرت کیلئے تبدیلی نہیں ہے

ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

اے برادران عزیز اگر تم فن عزیز کے لئے کامیابی چاہتے ہو۔ تو اسکی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اجتماعی طور پر اسکے بقا کے لئے کوشش کرو۔ پھر آؤ کہ ہم تم ملکر رئیس البلاد دہلی میں اس لیلائے حسن۔ اس یوسف جمال اس محبوب قدیم یعنی فن عزیز سے عشق و شیفتگی کا میثاق قدیم تازہ کریں۔ اور اس لیلائے فن کے حسن عشق نواز کی پرستش میں قیس کے افسانۂ دلکش کو دھرائیں ؎

... منزل لیلے کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

مقالہ طبیہ

انجکشن

(Injection)

(از حکیم گنگا رام گاندھی - کامل طب و جراحت)

آج کل انجکشن کا طریقہ علاج بہت عام ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ہمارے مغرب زدہ مہذب برادران وطن انجکشن کے متعلق بہت خوش اعتقاد واقع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ معالجین کی تکمیل پدری بھی اس طریق علاج سے نسبتاً بہتر طریق پر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بھی اکثر اوقات اسے پسند کرتے ہیں۔

بعض انجکشن ضرور مفید ہیں۔ اور ان سے علاج معالجہ میں بیش قیمت امداد ملتی ہے۔ مگر ہر بیماری میں بلا سوچے سمجھے انجکشن کر دینا جیسا کہ آج کل کے بعض معالجین کا شیوہ ہے۔ خالی از مضرت نہیں۔

ہمارے اطبا بھی انجکشن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس لئے ذیل میں ہم چند عملی ہدایات کا بیان کرتے ہیں جن سے انجکشن کے متعلق کافی روشنی حاصل ہو سکے گی۔

انجکشن جلد، زیر جلد، اور درون عضلات اور نخاع یا اعصاب میں کئے جاتے ہیں۔

ہدایات مطہر کرنا (Sterilization) یہ چیز نہایت اہم ہے۔ اس غرض کے لئے انجکشن کرنے کی پچکاری (Syringe) کو سپرٹ میں پڑا رہنے دیا جاتا ہے۔ اور بوقت ضرورت نکال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ یا پندرہ منٹ تک پانی میں ڈالا جائے۔ شیشے والے بیرل کو روئی میں لپیٹ کر ابالنا چاہیئے۔ ورنہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ بعد ازاں ہاتھوں کو صابن سے خوب مل مل کر دھولینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد سپرٹ ہاتھوں پر مل لینی چاہیئے۔ جس مقام پر انجکشن کرنا ہو۔ وہاں بھی روئی کی پھریری سے سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین اچھی طرح مل دینا چاہیئے

آہستہ آہستہ ملنا بے سود ہے۔

بعض انجکشن کی دوائیں سفوف کی شکل میں ہوتی ہیں۔ اور کسی سیال میں حل کر کے کام میں لائی جاتی ہیں۔ ایسے سیال کا مطہر ہونا بھی نہایت لازمی ہے۔

انجکشن کا طریقہ۔ دوائی کو سرنج میں بھر کر ہوا کو پوری احتیاط سے خارج کر دینا چاہیئے۔ تاکہ اگر ہوا کا معمولی سا بلبلہ رہ بھی گیا ہو۔ تو دوا پیچھے کی طرف رہے انجکشن میں تمام دوائی داخل نہ کر دینی چاہیئے۔ بلکہ آخر میں تھوڑی سی دوا بچا لینی چاہیئے تاکہ ہوائی بلبلہ کے داخل ہونے کا کوئی امکان نہ رہے۔ سوئی کو نکالتے ہی فوراً انجکشن کے مقام پر سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین کی پھریری رکھ دینی چاہیئے۔ تاکہ دوا سوراخ سے باہر نہ آنے پائے۔ خصوصاً وریدی انجکشن میں اس ہدایت پر عمل پیرا ہونا بہت ضروری ہے انجکشن کے بعد اس مقام کو اچھی طرح رگڑ دینا چاہیئے۔

جلدی انجکشن (Cutaneous)

دوائی کی مقدار اگر تھوڑی ہو تو انجکشن جلد کے نیچے دیا جاتا ہے یہ انجکشن عام طور پر مقامی بے حسی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ یا بعض امراض کی استعداد دیکھنے کے لئے بھی اس قسم کے انجکشنوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مثلاً خناق میں شِک کا امتحان (Schick test) اسی طرح سرخ بخار (Scarlet fever) کا امتحان وغیرہ۔

طریقہ۔ جلد کو تاؤ دے کر سپرٹ یا ٹنکچر آیوڈین سے مطہر کر لیا جاتا ہے۔ اور سوئی کو اس کے متوازی زیر جلد داخل

کرکے انجکشن کر دیا جاتا ہے۔

تحت الجلدی انجکشن (Subcutaneous Injection)

اس قسم کے انجکشن بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ وریدی انجکشنوں کے علاوہ سارے انجکشن تحت الجلدی ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ دوائی کی مقدار زیادہ نہ ہو۔ یا اس کے فوری انجذاب کی ضرورت نہ ہو۔ اور یا دہ نسبتاً خراش کن نہ ہو۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں عضلاتی انجکشن دینا بہتر ہوتا ہے۔

جن ادویات کو آہستہ آہستہ جذب کرانا مقصود ہو تاکہ دیر تک اثر کرتی رہیں۔ ان کا انجکشن بھی زیر جلدی ہوا کرتا ہے۔

مثلاً ورم میں ایڈرنیلین (Adrenalin) ایفڈرین (Ephiderine) یا ایفٹونین (affitonine) وغیرہ

تمام ویکسینوں (Vaccines) کا انجکشن زیر جلدی ہوا کرتا ہے۔ مثلاً گونوکاکل ویکسین (Gono Coccal Vaccine) انفلوئنزا ویکسین (Influenza Vaccine) ٹائیفائیڈ فلیکوجن (Typhoid Phlacogen) پیچوٹیرین (Pituitrine) اس کے علاوہ انسولین (Insoline) ڈیجی ٹیلین (Digitaline) اور ایمٹین (Emetine) وغیرہ گولیوں کا پانی میں محلول تیار کر کے زیر جلدی انجکشن دیا جاتا ہے۔

مارفیا اور ہیروئین کا انجکشن بھی تحت الجلدی ہوتا ہے۔

عضلاتی انجکشن (Intra-muscular Injection)

اس کے متعلق تحت الجلدی انجکشن کے بیان میں کچھ بتایا جا چکا ہے۔ عام طور پر ایسی دواؤں کا عضلاتی انجکشن دیا جاتا ہے۔ جن کو جلدی جذب کرانا مقصود ہو۔ یا کسی قدر خراش کن ہوں زیادہ خراش کن ادویہ بذریعہ ورید داخل کی جاتی ہیں۔ جن دواؤں کی زیادہ مقدار اندر داخل کرنی ہوں۔ وہ بھی بذریعہ عضلات داخل کی جاتی ہیں۔ کیونکہ حرکت کی وجہ سے عضلات میں انجذاب قوی ہوتا ہے انجکشن بائیں بازو پر کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اگر خالص کونین کا انجکشن کرنا ہو۔ تو وریدی انجکشن موزوں ہے۔ کیونکہ خالص کونین بہت خراش کن ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر کونین کی بنڈیوں میں گلوکوز کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ مثلاً (Quinine in Saccharose Solution)

انجکشن کرتے وقت جلد کو اس طرح تنا دینا چاہیئے۔ کہ جب جلد کو ڈھیلا چھوڑا جائے۔ تو عضلات کا سوراخ اور جلد کا سوراخ (جو انجکشن کی سوئی سے ہوا ہے) ایک مقام پر نہ ہو۔ اور جلد عضلات کو ڈھانک کر دوائی کو باہر آنے سے روک دے۔ اس طرح کرنے سے جراثیم کو بھی اثر انداز ہونے کا موقع نہیں ملتا۔

مطہر کرنے کے بعد سوئی کو بالکل عمودی داخل کرنا چاہیئے موٹے اور دبلے آدمیوں میں سوئی مختلف لمبائی میں داخل کی جاتی ہے۔ اگر دوائی کی مقدار بہت زیادہ ہو۔ مثلاً اینٹی وینم سیرم (Anti venom Serum) جو کسی زہریلے جانور کے کاٹنے کے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ تو عضلات الیہ (چوتڑوں) میں انجکشن کرنا چاہیئے (اس دوا کی مقدار ۱۰۰ مکعب سنٹی میٹر تک ہوا کرتی ہے) اور وہ بھی آدھی دوا ایک طرف داخل کرنی چاہیئے۔ اور آدھی دوسری طرف تمام مصلوں (Serums) کے انجکشن عضلاتی ہوتے ہیں۔ مثلاً مصل ضد کزاز (Anti tetanus Serum) مصل ضد عنقودیہ صدیدیہ و عقدیہ صدیدیہ (anti Strepto-staphylococcal Serum) ہیموسٹیٹک سیرم وغیرہ۔

اس کے علاوہ آتشک کے لئے سالوسالورسن۔ سلفر سنول۔ اور ایسٹی لارسن کے انجکشن بھی عضلاتی ہوتے ہیں۔ نیز دھاتی انجکشن (Colloidal metals)

بھی بذریعہ عضلات دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً کولائڈل بسمتھ کو آب مقطر میں حل کر کے جس کو بسموسٹیب (Bismo-Stale) کہتے ہیں۔ اور کیلا ئیڈل مرکری کو آب مقطر میں حل کرے جس کو مرکری کریم کہتے ہیں

دق کے لئے سونے کے مرکبات بھی بذریعہ عضلاتی انجکشن دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً سگنول۔ Solignol

وریدی انجکشن (Intravenous Injection)

یہ انجکشن نسبتاً مشکل ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے عضلاتی یا جلدی انجکشن سے کام لینا چاہیئے۔ محلول ہمیشہ پوری احتیاط اور ہوشیاری سے تیار کئے ہوئے آب مقطر میں بنا کر ابالنا چاہیئے۔ اور ٹھنڈا ہونے پر پچکاری میں بھرنا چاہیئے کوئی دوا جس کا محلول تیل میں بنایا گیا ہو۔ بذریعہ وریدی انجکشن نہیں دی جا سکتی۔ ورنہ سدہ شحمی (Fat embolism) بن کر فوری موت واقع ہو سکتی ہے۔

وریدی انجکشن یا تو اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ دوائی کا اثر فوراً ہو مثلاً ہیضہ میں سیال نمکین (normal saline) یا اس لئے کہ دوائی تیز اور خراش کن ہو مثلاً سنکھیا کے مرکبات بغیر اشد ضرورت کے وریدی انجکشن کبھی نہ دینا چاہیئے۔ اور اس میں بھی نہایت احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے

ہدایات۔ مطہر کرنے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ہوا کا بلبلہ مطلق نہ رہنا چاہیئے۔ ورنہ ایک خفیف سا بلبلہ بھی قلب میں جا کر اتنے جھاگ پیدا کر سکتا ہے۔ کہ کسی ورید یا شریان کے راستہ کو مکمل طور پر مسدود کر کے فوری موت کا باعث ہو جائے۔

عام طور پر انجکشن باسلیق میں کئے جاتے ہیں لیکن کسی بھی ورید میں دیئے جا سکتے ہیں۔ انجکشن سے پہلے اس ورید کو قلب کی طرف بندش لگا دینی چاہیئے۔ اور اس جگہ کو حرکت دینی چاہیئے۔ یا رگڑنا چاہیئے۔ تاکہ وریدیں پھول جائیں۔ اگر بندش اس قدر سخت ہوگی۔ کہ وریدی دوران خون کے ساتھ شریانی دوران خون بھی بند ہو جائے۔ تو وریدیں نہیں پھولیں گی پھولنے کے بعد ورید پر آیوڈین یا سپرٹ اچھی طرح مل دینا چاہیئے پھر پھولی ہوئی ورید کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور سبابہ سے ایک جگہ قائم کر کے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ ساتھ سوئی کو عموداً داخل کرنا چاہیئے۔ ذرا سا داخل کرنے کے بعد سوئی کو جلد کے متوازی کر لینا چاہیئے۔ تاکہ سوئی ورید کی دونوں دیواروں کو چھید کر باہر نہ نکل جائے۔ جب سوئی ورید میں داخل ہو جائے۔ تو ورید کا خون سوئی کے ذریعے پچکاری میں داخل ہو کر ڈاٹ کو قدرے اونچا کر دے گا۔ اگر نہ کرے تو ڈاٹ کو ذرا سا اوپر کھینچ کر اس امر کی تصدیق کر لینی چاہیئے۔ اگر ڈاٹ کھینچنے پر خون پچکاری میں فوراً داخل ہو جائے۔ تو سوئی ورید میں ہے۔ اور اگر نہ ہو تو باہر ہے۔ جب تک سوئی ورید کے اندر ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔ انجکشن کبھی نہ کرنا چاہیئے۔

اور جب سوئی اندر ہو تو بندش کو کھول دینا چاہیئے۔ اور آہستہ آہستہ انجکشن کر دینا چاہیئے۔ ایک دم انجکشن کر دینے سے تھوڑی سی مقدار خون کے اندر بہت سی دوائی کر یات پر نہایت برا اثر ڈالتی ہے تمام سرنج کو خالی نہ کر دینا چاہیئے کیونکہ ورید سے آیا ہوا خون کچھ جم جاتا ہے۔ اور ڈاٹ کو دھکا لگنے سے کچھ ہوا کے داخل ہونے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ لہذا تھوڑی سی دوا باقی ہو تو سوئی کو کھینچ لینا چاہیئے۔ سوئی کھینچنے سے پہلے روئی کا ایک ٹکڑا اسپرٹ سے تر کر کے رکھنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ دوائی باہر کی جلد پر لگ کر خراش نہ پیدا کر دے۔

اگر نیوسالورسن کے کچھ قطرے باہر کی جلد پر لگ جائیں اور وہاں پر خراش کا خطرہ ہو تو فوراً وہاں پر سوڈیم تھایو سلفیٹ کا ایک فی صدی محلول جلد کے اندر داخل کر دینا چاہیئے۔ روئی کے ٹکڑے سے اچھی طرح رگڑنے کے بعد مقام انجکشن پر کلوڈین یا ٹنکچر بنزوئن کمپونڈ کی پھریری پھیر دینی چاہیئے +

نخاع کے انجیکشن۔ یہ انجیکشن کئی مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں۔ التہاب اغشیہ دماغ میں اکثر نخاع سے رطوبت نکال جاتی ہے۔ یہ التہاب خواہ کسی وجہ سے ہو۔ رطوبت کا خارج کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ مرض کزاز میں بھی نخاع کا پانی نکال کر انجکشن کئے جاتے ہیں بعض اوقات نخاع کی رطوبت نکال کر تشخیص میں امداد حاصل کی جاتی ہے۔ اور اس رطوبت کے خوردبینی امتحان سے مرض کی نوعیت کا پتہ چلایا جاتا ہے۔

دماغی اغشیہ کی ہر قسم کی التہابی کیفیت میں نخاع کی رطوبت نکل جانے سے تشنج بے چینی، درد وغیرہ میں بہت سا سکون ہو جاتا ہے۔ گردن توڑ بخار میں رطوبت نکال کر مضاد مصل کے مقامی طور پر انجکشن کرنا بہت حد تک اس مرض کا شافی علاج ہے۔ علاوہ ازیں زیریں اطراف کے اپریشن میں ایسے مریضوں کو جن کو عام طور پر کلوروفارم سنگھانا ممنوع ہو مثلاً ذیابیطس یا گلٹر وغیرہ کے مریض نخاع سے رطوبت نکال کر نووکین کے دو فیصدی محلول کا دو سی سی کی مقدار میں انجکشن کیا جاتا ہے۔

چونکہ نووکین سے ضغط دموی بہت گھٹ جاتا ہے اس لئے اس میں ایڈرینلین یا کلاہ گردہ کی رطوبت ایک فیصدی ایک سی سی کی مقدار میں شامل کر لی جاتی ہے۔ اس انجکشن کا مقام معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ دونوں طرف سے عرف الحاضرہ کو ملاتا ہوا ایک خط کھینچا جاتا ہے۔ یہ خط کمر کے چوتھے مہرے کے سنسنہ پر سے گزرتا ہے۔ اور تیسرے اور چوتھے یا چوتھے اور پانچویں مہرے کے درمیان انجکشن کر دینا چاہیئے۔

انجکشن ایک خاص قسم کی سوئی (lumbar Puncture needle) اور عام انجکشن کی پچکاری سے کیا جاتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ پہلے طریقہ میں سوئی کو سامنے کی طرف سے سیدھا اور قدرے اوپر دو مہروں کے سنسنوں کے درمیان داخل کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے طریقہ میں سنسنوں کے درمیان سے ایک انچ باہر کی طرف سوئی کو نخاع تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس دوسرے طریقہ کی ضرورت بڈھوں میں ہوتی ہے۔ جن کے مہروں کے سامنے کا رباط متکلس ہو کر سوئی کو گزرنے نہیں دیتا۔ سوئی داخل کرنے کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ لیکن کم از کم ۱½ انچ ضرور ہونی چاہیئے۔ علاوہ ازیں ہاتھ کو بھی احساس ہو جاتا ہے۔ کہ اب سوئی سخت جگہ سے گزر کر نرم جگہ میں پہنچ گئی ہے۔ اگر نخاع سے رطوبت قطرہ قطرہ اور شفاف نکلے تو طبعی ہے۔ اور اگر دھار باندھ کر نکلے اور گدلی ہو تو غیر طبعی

نخاعی بے حسی قائم کرنے میں مریض کی پائنتی ہمیشہ نیچی رکھنی چاہیئے۔ اگر پائنتی اونچی ہو گی تو بے حسی کا اثر بالائی اعصاب پر ہو گا بعض اوقات دماغ تک اس کا اثر سرائت کر جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے مریض کی پائنتی نیچی رہے۔

نخاع سے سوئی نکالتے وقت ہمیشہ شلٹ (stillet) ڈال کر نکالنا چاہیئے۔ اور اوپر سے کلوڈین کی پھریری رکھ دینی چاہیئے۔

دماغی شرائین کے پھٹ جانے میں نخاعی رطوبت کو نکال کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ سرخ ہے یا نہیں۔ انجکشن کے وقت مریض کو اس طرح لٹانا چاہیئے۔ کہ گھٹنے سکڑے ہوئے ہوں۔ اور گردن آگے کی طرف جھکی ہوئی ہو بعض اوقات التصاقات کی وجہ سے دماغی رطوبت کا تعلق نخاع سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں گردن کے پہلے اور دوسرے مہرے کے درمیان سوئی داخل کی جاتی ہے لیکن چونکہ گردن کے دوسرے مہرے کا زائدہ سنسنہ درمیان میں ہوتا ہے۔ لہٰذا سامنے سے سوئی داخل نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس میں پہلوی طریقہ ہی کام دیتا ہے۔

بچوں میں نرم تالو میں سوئی داخل کر کے بطن موخر سے رطوبت نکالی جاتی ہے

سیال نمکین جذب کرانا۔ اس کی ضرورت ان حالات میں ہوتی ہے۔ جب خون کی مقدار ایک دم بہت کم ہو جائے۔ یا وہ اس قدر گاڑھا ہو جائے کہ دورہ نہ کر سکے۔ مثلاً ہیضہ یا شدید جریان خون وغیرہ۔ اگر خون کا جریان ابھی تک ہو رہا ہو یعنی بند نہ ہو چکا ہو تو سیال نمکین کا انجکشن اٹھا

مضر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے خون پتلا ہو کر تیزی سے بہنے لگتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورتوں میں پہلے خون کا بند کرنا لازمی ہے جب سیال نمکین کا اثر دیر تک قائم رکھنا منظور ہو تو اس میں صمغ عربی بھی ملا لیا جاتا ہے: نارمل سیال نمکین ۹ فیصدی تیار کیا جاتا ہے۔ اور اس کا درجہ حرارت ۱۰۲ سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ آلہ کی بناوٹ اس طرح ہوتی ہے۔ کہ اینما کے ٹین کی طرح ایک ٹین ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک ربڑ کی نالی نکلتی ہے۔ اس نالی کے اوپر ایک کلپ لگا ہوا ہوتا ہے جس کے ذریعے پانی کی رفتار کو کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔

یہ نالی آگے جا کر دو نالیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اور ان چھوٹی نالیوں کے اختتام پر دو باریک سوئیاں لگی ہوتی ہیں جن میں انجکشن کی سوئی کی طرح باریک نالی ہوتی ہے۔ رفتار ایسی رکھی جاتی ہے کہ پانی قطرہ قطرہ ہو کر نکلے۔ انجکشن کے لئے دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر پیٹ کی جلد میں انجکشن کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی اس جلد کو ہلکا ہلکا رگڑتا رہتا ہے تاکہ پانی اکٹھا نہ ہو۔ بلکہ جذب ہوتا رہے۔ اور دوسرا آدمی سوئیوں کو قائم رکھتا ہے۔ ایک گھنٹے میں ½ اپینٹ تک پانی جذب کیا جا سکتا ہے ہیضہ جیسی بیماریوں کے انتہائی درجہ میں بھی یہ علاج نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی صورتوں میں سیال نمکین کے انجکشن سے مریض کو گویا نئی زندگی مل جاتی ہے۔ اس میں غذائیت کی غرض سے گلوکوز بھی شامل کر لیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ اعصاب کے مختلف انجکشن ہوتے ہیں مثلاً ٹرائجمنل نیورلجیا (Trigomnal neuralgia) میں جس میں پانچویں عصب کی اس شاخ کی گرہ میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جو رخسارے کے نیچے آتی ہے۔ ایک خاص قسم کے سرنج سے الکوحل کے پندرہ بیس قطرے داخل کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ انجکشن اس قدر مشکل اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ کہ خاص خاص ڈاکٹر ہی اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ عصب عرق النسا کے انجکشن ضفیرہ عضدیہ کے انجکشن اور بواسیر کے مسوں کے انجکشن بھی خاص خاص انجکشنوں میں شامل ہیں۔ جن کے لئے خاص مہارت کی ضرورت ہوتی ہے ان کے متعلق کسی دوسری ملاقات میں کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

مقالہ علمیہ

عریانی

گذشتہ سے پیوستہ

(از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی - بیرون دہلی دروازہ لاہور)

(۲)

ممالک یورپ میں جرمنی کے اہلِ قلم ڈاکٹروں نے برہنگی کی بڑی حمایت کی ہے۔ خصوصاً ڈاکٹر ایچ پیوڈر نے اپنی کتاب Die Nacktheit اور ڈاکٹر آر انگیوٹیر نے اپنی کتاب [illegible] میں اس کی بہت تائید کی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ان فاضل لوگوں نے یہ حمایت صرف اصولِ حفظانِ صحت کی بنیاد پر نہیں کی۔ بلکہ اخلاقی اور فنی وجوہ پر بھی کی ہے۔ ڈاکٹر پیوڈر کا قول ہے۔ کہ کھیل کود اور ورزشوں میں اگر اس کو جاری کر دیا جائے۔ تو وہ نہ صرف شفاء الامراض کا کام دے گی۔ بلکہ ترقی اخلاق کا بھی موجب ہوگی۔ لہٰذا لازم ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو ایک ساتھ بحالت عریانی درستی جسم و اخلاق کی تعلیم دی جائے۔ ڈاکٹر موصوف کا خیال ہے کہ جن قوموں نے مسلک عریانی کو ذلیل سمجھا وہ روز بروز کمزور ہوتی چلی گئیں۔ اور ڈاکٹر انگو میٹر کو تو بالکل یقین ہے کہ وہ دن دُور نہیں۔ کہ جب کچھ دنوں بعد دُنیا خود بخود اس مسلک کو اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔

عریانی تعلیمی و اخلاقی نقطہ نظر سے اس وقت ان ماہرینِ تعلیم کے نقطہ نظر سے جو تعلیم میں امورِ حفظانِ صحت اور تعلقاتِ جنسی دونوں کو ضروری سمجھتے ہیں عریانی نہایت ضروری چیز ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ جب جسم کو ہوا اور دھوپ آزادی کے ساتھ میسر آئے گی۔ تو صحت نہایت اچھی رہے گی۔ اور اسی کے ساتھ جب بچوں کے سامنے عریاں جسم رہے گا۔ تو ان کے جمالیاتی احساس کی تربیت ہوگی۔

ماریا لسیچنوز کا اس بات کی زبردست حامی ہیں۔ کہ بچوں کو معاملاتِ جنسی کی باقاعدہ تعلیم دی جائے جس کے لئے عریانی ضروری چیز ہے۔ والٹر ہارڈ نے لکھا ہے کہ جس طرح اسرارِ جنسی کا علم بالغ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح بچوں کے لئے تعلیم عریانی لازم ہونا چاہئے۔ والدین اپنے بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر شرم و حیا کی باتیں سکھاتے ہیں۔ اور پھر اس بات پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کس قدر حیادار بنایا۔ مصنف مذکور نے خود اپنی ابتدائی زندگی کا حال بیان کیا ہے۔ جو گرم ممالک میں بسر ہوئی تھی۔ اور جہاں وہ عرصہ دراز تک عریان حالت میں زندگی بسر کرتا رہا تھا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جب میں جرمنی آیا۔ تو میری عمر تقریباً بیس برس کی ہوگی۔ اور مجھے اوّل اوّل اسی ملک میں آکر معلوم ہُوا۔ کہ جسم انسانی ناپاک یا فحش ہے۔ اس وقت تک واقعی مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ برہنہ جسم دیکھ کر کسی قسم کے جذبات نفسانی برانگیختہ ہوتے ہیں۔ میں ان جذبات سے واقف ضرور تھا۔ مگر وہ تن عریاں دیکھنے سے مشتعل نہ ہوتے تھے۔

ڈاکٹر فوریل نے اپنی کتاب Die sexuelle Frage میں صفحہ نمبر ۱۴۰ پر لکھا ہے۔ کہ بچوں کو شرمیلا اور زنانہ مزاج کا بنانا والدین کا کام ہے۔ اگر وہ انہیں تن پوشی

کی زیادہ تاکید کریں گے۔ اور دوسروں کے جسم آنکھوں سے پوشیدہ رکھیں گے۔ تو وہ خود بخود شرمیلے بن جائیں گے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بچوں کو پہلے ہی جسم انسانی کے جملہ اسرار سے واقف کردینا چاہیئے خصوصًا ان کی نظروں سے بالغوں کے تن عریاں گزر جانے چاہئیں۔ کیونکہ بڑے ہو کر ان کے بھی جسم ویسے ہی ہوجائیں گے۔ اس مقصد کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لئے عام غسل خانے کھولنے چاہئیں۔ جہاں وہ دونوں ایک ساتھ عریاں ہو کر نہایا کریں۔

اندر لنگ کا قول ہے۔ کہ عریانی بچوں میں ہیجان جنسی یا بد اخلاقی پیدا نہیں کرسکتی۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں ان کے اندر وہ جذبات پیدا ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا جس قدر جلد بچوں کو عریانی سے مانوس کردیا جائے گا۔ اسی قدر ان کے جذبات نفسانی دیر میں نشو و نما پائیں گے۔

بولشے" نے اپنی کتاب Liebesleben in der Natur میں لکھا ہے۔ کہ غسل کرتے ہوئے تو لوگوں کو اکثر عریاں دیکھ لیا جاتا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ورزش کے وقت بھی جسم عریاں رکھا جائے۔ اس کو اوّل اوّل تو ہر صنف کے لئے جدا جدا ہونا چاہیئے۔ لیکن جب ہم اس خیال سے مانوس ہوجائیں۔ تو پھر کبھی کبھی زن و مرد دونوں کو اس حال میں ایک جگہ جمع ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر اگیومیٹر بھی اس بات کے حامی ہیں۔ کہ ورزش گاہوں اور غسلخانوں میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو قطعی عریاں ہونا چاہیئے۔ اس طریقہ سے ورزش گاہ ایک مدرسہ اخلاقیات بن جائے گا۔ جہاں چھوٹے چھوٹے بچے ایک دوسرے کے تن عریاں سے مانوس ہو کر اس قابل ہوجائیں گے۔ کہ حتی الامکان اپنے اخلاق کی پاکیزگی کو عرصہ دراز تک قائم رکھیں۔ علاوہ ازیں ایسا کرنے سے بچوں کے بدن مضبوط و توانا ہوجائیں گے۔ اور ان کی طبیعت میں یہ بات بھی پیدا ہوجائے گی۔ کہ وہ خوبصورت اور قدرتی جسموں کو جمالیاتی ذہنیت سے دیکھیں ڈاکٹر موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دیہات میں جو متمدن دنیا سے دور رہتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں دونوں عریاں نہاتے ہیں لیکن ان میں کسی قسم کا ہیجان قطعی پیدا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر روڈولف سومر مشورہ دیتے ہیں۔ کہ بچوں کو گھر میں کھیلوں میں باغات کی سیروں اور خصوصًا غسل کرنے کی حالت میں ایک دوسرے کی عریانی سے مانوس کردینا چاہیئے اور اگر کسی گھر میں صرف ایک جنس کے بچے ہوں۔ تو ماں باپ کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی دوسرے خاندان سے جس میں دوسری جنس کے بچے ہوں گھر سے تعلقات پیدا کر کے اپنے بچوں کا میل جول کرادیں۔ تاکہ دونوں جنس کے بچے ایک ساتھ پرورش پائیں۔

عریانی خلاف عفت نہیں

مسلک عریانی کی تعلیم کے ساتھ ہی یہ بھی لازم ہے کہ انسان کی فطری شرم و حیا کا بھی خیال رکھا جائے۔ یا دونوں کی تعلیم ساتھ ساتھ ہو اگر عریانی سے بچوں میں یہ بات پیدا ہوگئی کہ وہ اپنے یا دوسروں کے جسم عریاں سے نفور ہوجائیں تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے اس باب میں بچوں کی تعلیم نہایت دانشمندی سے ہونی چاہیئے ہم جانتے ہیں۔ کہ لباس اور شرم و حیا دونوں علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ وحشی اقوام جو عمومًا برہنہ یا نیم برہنہ پھرتی ہیں۔ لباس پہننے والی اقوام سے زیادہ باشرم اور حیادار ہوتی ہیں۔ ہرچند قدیم یونانیوں میں یہ مثل مشہور تھی۔ کہ لباس اتارتے ہی عورت کی شرم و حیا بھی اتر جاتی ہے۔ لیکن حکیم پلوٹارک نے جو بہت بڑا معلم اخلاق تھا۔ اس کی تردید کی ہے۔

عریانی جمالیاتی نقطۂ نظر سے

سٹینلے ہال نے لکھا ہے۔ کہ جب انسان سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ تو قدرتًا اپنے جسم کے نشو و نما کو دیکھ کر اس کے

اندر خود بخود ایک فطری جذبہ خود نمائی اور فخر و مباہات کا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس زمانہ میں انسان تکمیل صحت و جمال اعضاء کے لحاظ سے قدرت کا ایک ایسا پاکیزہ نمونۂ صنعت ہوتا ہے۔ کہ اس کے دیکھنے سے طبیعت بہت مسرور ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک آسٹریلوی مصنف نے لکھا ہے۔ کہ میں افسردہ خاطر اور بادل ملول و حزین ملبورن سٹریٹ پر جا رہا تھا۔ کہ برابر کی ایک گلی سے تین بچے کھیلتے کودتے آئے۔ اور دوسری گلی میں چلے گئے۔ میں ان کی متناسب اور خوبصورت ساقہائے سیمیں کو دیکھ کر نقش حیرت بن گیا طبیعت کی تمام افسردگی دُور ہو گئی۔ اور رُوح اور جسم پر ایک قسم کی شگفتگی محسوس ہونے لگی طبیعت کے تمام تفکرات دل سے محو ہو گئے۔ میں یہ خیال کرتا تھا۔ گویا میں کسی دوسری دُنیا میں ہوں۔ اور حُوروں کے بچے میرے سامنے کھیلتے پھر رہے ہیں۔ وہ بچے اگرچہ غریب ماں باپ کے تھے۔ لیکن ان کی خوبصورتی جو آزادانہ ہَوا اور نورِ آفتاب میں نشوونما پا رہی تھی۔ میرے لئے آج تک فردوس نظر بنی ہوئی ہے۔ اسی طرح ایک دوسری مرتبہ میں نے ایک حسین و جمیل لڑکے کو تالاب کے کنارے عریاں حالت میں نہاتے دیکھا۔ قدرت کی صناعی کا یہ اعلےٰ نمونہ میرے لئے سامانِ مسرت بن گیا۔ میری آنکھیں اشک آلود ہو گئیں اور میری زبان سے اضطراراً یہ الفاظ نکلے۔ کہ "جب تک دُنیا میں حسن و جمال موجود ہے۔ میں بھی تنازع للبقا سے منہ نہ موڑونگا"

ڈاکٹر بولشے نے نہایت خوبصورت پیرایہ میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم کو انسان کے تن عریاں کو دیکھنے کی اس طرح عادت ڈالنا چاہیئے۔ جیسے ہم کسی خوبصورت پھول کو دیکھتے ہیں۔ تاکہ تناسب اعضاء اور حسن و جمال کا ایک خاص اثر ہمارے دل میں پیدا ہو جائے کیونکہ پھول نہ صرف جسم عریاں ہے۔ بلکہ وہ جسم کا سب سے زیادہ متبرک و پاک حصّہ ہے۔ یعنی پودے کا عضو جنسی ہے۔ ڈاکٹر ہنٹن نے لکھا ہے۔ کہ رقص کا سچا اور بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ لڑکیاں عریاں ہو کر ناچیں۔ اور وہ دن بہت جلد آنے والا ہے۔ جب دُنیا میں یہی طریقہ عالمگیر ہو جائیگا یعنی عورتیں ننگی ناچیں گی۔ اور مرد انہیں پاک نظروں سے دیکھیں گے۔ قدیم یونان اور دیگر ممالک میں بھی یہی رواج تھا۔ اور آج بھی جاپان میں پایا جاتا ہے۔

عریانی ممدِ حیات ہے

کہا جاتا ہے۔ کہ عریانی میں نہ صرف رُوحانی اور طبّی فوائد مضمر ہیں۔ بلکہ نفسیاتی طور پر بھی اس کا اثر مفید ہوتا ہے۔ جسم انسانی کے اعضاء کا دیکھنا۔ اور اس طرح سے کہ ان کے تمام جمالیاتی خصوصیات دل پر اثر انداز ہوں۔ حیات انسانی کے لئے بہت مفید ہے۔ ایک عورت کے جسم عریاں کو دیکھنا گویا کہ شگفتہ پھول تاروں بھری رات اور متلاطم سمندر کی سیر کرنا ہے کس قدر رُوح پرور منظر تھا۔ جبکہ قدیم جزیرہ مڈسے غاسقر کی رانیاں سالانہ تقریب andraoon یعنی جشن غسل کے موقعہ پر ایسی حالت میں جبکہ قصر شاہی کا تمام صحن رعایا سے معمور تھا شاہی لباس اُتار کر ناز و ادا کے ساتھ خراماں خراماں جاکر تالاب کی مرمریں سیڑھیوں پر اُترتی تھیں

اخلاقی پہلو

اِس مسلک کے متبعین کا خیال ہے۔ کہ جو معلم دانشمند ہوتے ہیں۔ وہ لڑکوں اور لڑکیوں کو عریانی کی تعلیم دیتے وقت یہ جذبہ بھی ان کے دلوں میں پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ وہ اس کا مطالعہ صرف جمالیاتی نقطۂ نظر سے کریں۔ اور نفس کو بے قابو نہ ہونے دیں۔ اگر کوئی شخص ترغیبات دنیوی سے گھبرا کر ترک دُنیا کرے بیابان میں جا بیٹھے۔ تو ہم اس کی پاک دامنی اور تقدس کی عزت نہیں کر سکتے۔ اصلی اور سچا تقدس وہی ہے

انسان دُنیا میں رہے۔ اور علائق میں نہ پھنسے۔ کسی کے تن عریاں کو دیکھنا ہمیں یہ اخلاقی سبق سکھاتا ہے۔ کہ جس چیز سے ہم خود محروم ہیں۔ اس کے نظارہ سے لطف اندوز ہوں لیکن نفس امارہ کو مغلوب رکھیں۔ اور ایک عریانی زندگی میں یہی ہونا چاہیئے۔ بچہ کو یہ سکھانا چاہیے۔ کہ وہ ایک خوبصورت شگفتہ پھول کو دیکھے۔ اور اس کے رنگ و بو اور جمال سے لطف اندوز ہو۔ لیکن گل چینی نہ کرے۔ اسی طرح مرد کو یہ سیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی حسین و جمیل عورت کے تن عریاں کا نظارہ تو کرے۔ لیکن اس پر قابض ہونے کا خیال دل میں نہ لائے۔

عریانی کی ترقی

اس مسلک کے ماہرین کا قول ہے۔ کہ فی زمانہ تارکا عورتیں مختلف جا لتوں میں اپنے فن کا کمال دکھلاتی ہیں لیکن ایسی زندہ تصاویر یا زندہ بتوں سے مسلک عریانی کو کوئی ترقی نہیں ہوتی۔ اور نہ ایسی عورتوں سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔

ڈاکٹر ہوڈر کا قول ہے۔ کہ اس کے لئے کھلی ہوا کھلی دھوپ سبزہ زاروں اور چراگاہوں کی ضرورت ہے۔ رات کے وقت مصنوعی روشنی میں کسی رقص خانہ کے اندر ایسے لوگوں کے سامنے جو خود لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی عورت برہنہ ہو گئی۔ تو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے اب لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ زن و مرد کی ایک معقول جماعت فرصت کے اوقات میں جنگلوں یا دُور افتادہ سبزہ زاروں کی طرف نکل جاتی ہے۔ اور وہاں سب ملکر لطفِ صحبت اُٹھاتے ہیں۔ مرد اپنے کوٹ جوتے واسکٹ وغیرہ اتار ڈالتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے لباس الگ کر دیتی ہیں۔ اور رفتہ رفتہ جب ان لوگوں میں ایک دوسرے کو نیم عریاں حالت میں دیکھتے دیکھتے ضبطِ نفس پیدا ہو جاتا ہے تو مرد صرف جانگھئے اور عورتیں صرف

پیراہن باقی رہنے دیتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ عورتیں درختوں میں جھولے ڈال کر ان میں لیٹ جاتی ہیں۔ اور مرد گھاس پر لیٹ کر انہیں دیکھتے ہیں۔

مذاہب عالم میں اعضاء جنسی کی پرستش

پہلے وحشی قوموں میں ہم افریقہ کے اصل باشندوں کو لیتے ہیں۔

سر آر برٹن (Sir.R Burton) نے داہومی کی نسبت تحریر کیا ہے۔ کہ اس سرزمین میں کوئی راستہ ایسا نہیں۔ جہاں اعضاء جنسی کی تصاویر موجود نہ ہوں جب کبھی شخص کو احتلام ہوتا ہے۔ تو وہ ان تصاویر کی پوجا کرتا اور نذر چڑھاتا ہے۔

ان کا بڑا دیوتا لگبا ہے۔ اس دیوتا کا بُت سُرخ مٹی کا اس طرح بنایا جاتا ہے۔ گویا وہ اکڑوں بیٹھا ہُوا اپنے آپ کو برہنہ دیکھ رہا ہے۔ اس قسم کے بُت تقریباً ہر مکان کے سامنے بنائے جاتے ہیں۔

ایک سوڈانی قوم ہے جس کا نام یوروبا ہے۔ ان کے یہاں ایک دیوی کا بُت اس طرح بنایا جاتا ہے۔ گویا ایک عورت بیٹھی ہوئی اپنے بچہ کو گود میں لئے دُودھ پلا رہی ہے اس دیوی کے ساتھ ایک دیوتا بھی ہوتا ہے۔ اور مندر کی دیواروں پر دونوں کے اعضاء جنسی بحالت اتصال دکھائے جاتے ہیں۔ ان دیوتاؤں کا کام یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ زن و مرد دونوں کے دلوں میں عشق و محبت پیدا کرتے ہیں۔ بانجھ عورتوں کو بار آور کرتے ہیں۔ اور وضع حمل کے وقت تکلیف نہیں ہونے دیتے بعض مندروں میں اس عورت کی پوجا بھی ہوتی ہے۔ اور اس پوجا میں عورتیں اور مرد شامل ہوتے ہیں۔

مغربی افریقہ کے اس حصہ میں جسے "ساحل غلامان" کہتے ہیں۔ افریقی لوگ مردانہ عضوِ جنسی کا نہایت شان و تجمل

کے ساتھ بازاروں میں جلوس نکالتے ہیں۔
ایک فرانسیسی فوجی افسر نے لکھا ہے۔ کہ اس نے وادی
کانگو میں ایک خاص تہوار دیکھا۔ جس میں عضو جنسی کی خاص
نمائش کی جاتی ہے۔ اور تہوار میں ایک بڑا برہنہ بت بنایا
جاتا ہے۔ اور اس کے عضو کو کمانیوں سے حرکت دی
جاتی ہے۔

یورپ کے غاروں سے بھی زمانہ قبل تاریخ کے جو
بہت سے نقوش برآمد ہوئے ہیں۔ ان میں ننگی تصویریں
بھی ہیں۔ جن کے مردانہ اور نسائی جسموں کے اعضاء تولید
بہت بڑے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ قدیم یورپ میں
بھی اس قسم کی پرستش کا رواج پایا جاتا تھا۔

جن ممالک میں مغل نسل کی اقوام آباد ہیں۔ وہاں تو
اس قسم کی پرستش کا پتہ نہیں ملتا۔ لیکن جاپان میں
کسی زمانہ میں اس کا عام رواج تھا۔ چنانچہ انیسویں صدی
میں جب جاپان کے دروازے دیگر اقوام کے لئے کھل گئے
تو امریکن سیاح یہ بات دیکھ کر سخت حیران ہوئے۔ کہ
وہاں کھلم کھلا اعضاء جنسی کی نمائش و پرستش ہوتی ہے۔
خصوصیت کے ساتھ مذہب شنتو کے پرانے مندروں
میں تو دیوتاؤں کے بت ایسے بنائے جاتے تھے۔ جن
میں مردانہ اعضاء جنسی پوری آمادگی کی حالت میں دکھائے
جاتے تھے۔

ہندوستان کے جنوب اور جنوب مشرق میں جو
جزائر ہیں۔ ان میں بھی یہ پوجا عام ہے۔ مثلاً مجمع الجزائر
[illegible]۔ سماٹرا۔ جزائر نیاس وغیرہ۔

جزیرہ سیلی بیز میں بھی اس قسم کی پوجا بہت ہوتی
تھی۔ یہاں عورتوں کے ایسے بت بنائے جاتے تھے۔ جن کے
سینے اور اعضاء جنسی کے ظاہر کرنے میں بہت مبالغہ سے
کام لیا جاتا تھا۔ مندروں کی دیواروں پر جو پتھر کے مردانہ
[illegible] اور بہت [illegible]

تھے۔
بعض مندروں میں مرد عورت بحالت اتصال دکھائے
جاتے تھے۔ اور بعض مندروں میں ایسے طلائی بت بھی
پائے جاتے تھے۔ اسی طرح بعض قبائل ایک خاص دیوتا
کی پرستش کرتے ہیں۔ جس کا نام پولیشیو لنگ ہے۔ یہ
دیوتا سات فٹ بلند اور بالکل عریاں بنایا جاتا ہے۔ جس
کی پوجا نہایت فخر کے ساتھ کی جاتی ہے۔

جزیرہ جاوا میں اس قسم کی پوجا بکثرت ہوتی ہے۔
وہاں کے بعض حصوں میں یہ عام رواج ہے۔ کہ جب دھان
کے پودوں میں بالیں نکلنے کو ہوتی ہیں۔ تو کھیت کا مالک
اور اس کی بیوی دونوں ننگے ہو کر کھیت کا طواف کرتے
ہیں۔ اور اسی کھیت میں ایک دوسرے سے متمتع
ہوتے ہیں۔

امریکہ میں جہاں جہاں اقوام مایا اور پیرو کا تمدن پایا
جاتا تھا۔ وہاں کے مندروں کی خصوصیت انہیں اعضائے
جنسی کی پرستش تھی۔ جن کے نشانات کثرت سے پرانے
کھنڈروں میں اب بھی ملتے ہیں۔

مسٹر ہانے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ جنوبی اطالیہ کے
شہر پاسٹم میں جہاں یونانیوں کا اثر تھا۔ آئسین کے
مندر سے چار ہزار پتھر کے ٹکڑے مردانہ عضو کی شکل کے برآمد
ہوئے تھے۔

ہندوؤں میں پرستاران شیو اب بھی "لنگ پوجا"
کے لئے خصوصیت کیساتھ مشہور ہیں۔

مصر میں اول اول اس قسم کی فحاشی کا رواج نہ تھا
لیکن کلدانیوں اور دیگر مشرقی اقوام نے یہ مشغلہ وہاں
بھی جاری کرا دیا۔ اور پھر یہ جاری بھی اس شدت سے [illegible]
ہوا۔ کہ الامان۔

سترابو نے لکھا ہے۔ کہ مصر کے بڑے
بڑے بتوں کے لئے جمیل ترین لڑکیاں [illegible]

اور قدیم زمانہ کے عبرانیوں میں یہ رواج تھا۔ کہ جب وہ حلف اٹھاتے تھے۔ تو حلف پر پورا زور دینے کے لئے اپنے عضو پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتے تھے۔ کیونکہ عضو مخصوص تمام جسم میں نازک ہونے کے علاوہ ایسی چیز بھی ہے جس پر انسان کی نسل کا انحصار ہے۔ اور اپنی اولاد چونکہ بہت زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی جاتی تھی۔ مثلاً کتاب پیدائش کے باب ۲۴ آیت ۲ میں ابراہام اپنے سب سے مسن نوکر کو طلب کر کے کہتا ہے

میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ تو اپنا ہاتھ ران کے تلے رکھ اور میں تجھ سے خداوند کی جو آسمان کا خدا ہے اور زمین کا خدا ہے قسم لوں گا۔

اسی طرح اسرائیل کے مرنے کا وقت پہنچا۔ تب اس نے اپنے بیٹے یوسف کو بلا کر اس سے کہا کہ اب جو میں نے تیری نظر میں مہربانی پائی تو اپنا ہاتھ میری ران تلے رکھ۔ اور مہربانی اور صداقت سے ساتھ میرے ساتھ سلوک کر

مجھ کو مصر میں مت گاڑیو۔ میں اپنے باپ دادوں کے پاس سوؤنگا۔ تو مجھے مصر سے باہر لے جائیو۔ اور ان کے گورستان میں گاڑیو۔

قدیم مصریوں میں بھی یہی رواج تھا کہ جب وہ قسم کھاتے تھے تو اپنے عضو کو اوپر اٹھا دیتے تھے۔

(باقی آیندہ)

نوائے درد

شفاء الملک حکیم عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

(از جناب حکیم نیر واسطی صاحب لاہور)

خدا کی ساری بستی مبتلائے رنج و آفت تھی
یہ دنیا ایک زندانِ غم و درد و مصیبت تھی

حکومت تھی جہالت اور مرض کی اہلِ عالم پر
مصیبت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں ابنِ آدم پر

یکایک رحمتِ حق کا سمندر جوش میں آیا
جہاں جو خوابِ غفلت میں پڑا تھا ہوش میں آیا

خدا کے نیک بندوں نے چھڑایا دکھ سے انساں کو
کیا معمورِ صحت سے جہانِ درد ساماں کو

دیا بقراط نے آکر جہاں کو مژدۂ صحت
کہ رکھ دی اس کے ہاتھوں نے بنائے گلشنِ حکمت

پھر اس گلشن کی جالینوس نے جب آبیاری کی
تو جوئے نورِ صحت کی ہر اک گوشے میں جاری کی

عجب گلہائے حکمت تھے عجب تھا گلشنِ یوناں
کہ اب تک اس کی خوشبو سے معطر ہے مشامِ جاں

ہوا یہ عہد رخصت اور مسلمانوں کا دور آیا
نئے رند آئے اور رندوں کے پیمانوں کا دور آیا

سجی پھر گلشنِ بقراط میں محفل طبیبوں کی
بہت پُرکیف و رنگیں تھی صدا ان عندلیبوں کی

اسی گلزار میں ماموں[1] نے سازِ دل نشیں چھیڑا
بڑھائے گرمیٔ محفل سرودِ آتشیں چھیڑا

گھٹا کعبے سے اٹھی اور برسی خاکِ ایراں پر
لنڈھائے شیخ[2] نے حکمت کے خم اس باغِ رقصاں پر

اسی گلشن میں کھولے رازِ مستی آکے رازی[3] نے
کیا غرقِ اثر بونصر[4] کی نغمہ طرازی نے

غرض وہ دور تھا جوشِ بہارِ علم و حکمت کا
سناتے ہیں فسانہ نیل و دجلہ جس کی عظمت کا

---

[1] خلیفہ ماموں الرشید عباسی [2] شیخ الرئیس بوعلی بن سینا [3] ابوبکر محمد بن زکریا رازی [4] حکیم ابونصر فارابی جو علم موسیقی کا بھی جید عالم تھا۔ [5] حکیم عبدالمجید لکھنوی مرحوم کے جد امجد (پردادا) حکیم محمد یعقوب جو آپ کے خاندان کے سب سے پہلے اور مشہور طبیب اور ہیں کے دربار شاہی اودھ و قدیم سے متعلق خصوصی تھے

عزیز طب عرب اور مصر سے ہندوستاں آیا
ہوا یعقوب[5] کی اولاد پہ اللہ کا سایہ

کیا سیراب خون دل سے اسمٰعیل[1] نے فن کو
بنایا رشک صد فردوس علم طب کے گلشن کو

حکیم عبد العزیز[2] آئے ہوئی کامل چمن بندی
زمانہ دیکھ کر حیراں ہوا ان کی ہنر مندی

پھر اس محفل میں آخر میں حکیم عبد الحمید آئے
تقی[4] کی آرزو آئے مسیحا[5] کی امید آئے

وہ نور دیدۂ یعقوب[6] و فخر خانداں آئے
دل و جان رشید[7] آئے حکیم نکتہ داں آئے

وہ ابراہیم[8] کے گلزار کی رنگیں بہار آئے
وہ زہراوی[9] و رازی کی مجسم یادگار آئے

وہ آئے تھے کہ جن کے دل میں شاگردوں کی الفت تھی[3]
وہ آئے تھے کہ جن کی ذات سر تا پا عنایت تھی

الٰہی! دامن رحمت کو مرہون عطا کر دے
کہ اُن کی خاک پر سایہ نوائے حمد کا کر دے

الٰہی! اُن کی تربت خلد زار نور ہو جائے
نسیم[9] شہر خاموشاں شمیم حور ہو جائے[12]

لحد کو اُن کی یارب یاسمن زار جناں کر دے
اور اُن کے نام کو نقش حیات جاوداں کر دے

---

[1] حکیم عبد الحمید صاحب مرحوم کے جد بزرگوار (دادا) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب طاب اللہ ثراہ جن کے دست شفا کی اودھ میں خاص شہرت تھی [2] حکیم صاحب مرحوم کے والد ماجد حکیم حاجی عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز [3] اشارہ ہے تکمیل الطب کی تاسیس کی جانب جو حکیم عبد العزیز صاحب مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے سنہ ۱۹۰۲ء میں ہوئی [4] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے بھائی حکیم محمد تقی علیہ رحمۃ [5] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے دوسرے بھائی حکیم محمد مسیح صاحب جعل اللہ الجنۃ مثواہ جو کلکتہ میں واجد علی شاہ کے محل کے طبیب خاص اور علاج و معالجہ میں اپنے وقت کے مسیحا تھے [6] یہاں پھر حکیم صاحب مرحوم کے پردادا حکیم محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں [7] حکیم صاحب مرحوم کے بڑے بھائی شفاء الملک حکیم عبد الرشید نور اللہ مرقدہٗ [8] حکیم صاحب مرحوم کے دادا کے تیسرے بھائی خلد آشیاں حکیم محمد ابراہیم صاحب برد اللہ مضجعہ۔ جو اپنے وقت کے امام الطب تھے۔ اور برسوں بھوپال میں افسر الاطبا رہے [9] ابو القاسم الزہراوی جو عہد اسلامی میں طب عربی کا بہت بڑا سرجن گزرا ہے۔ یہاں حکیم عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ کے کمال فن جراحت کی جانب اشارہ ہے۔

Hakeem Shaukat Ali

الامراض و العلاج

ضعف باہ

بہ سلسلہ ماسبق

(حکیم خواجہ احسان الرحمٰن علوی۔ جامعی۔ فراشخانہ دہلی)

ضعف باہ بہ سبب سمن مفرط (فربہی بسیار)

ہر چیز کا اعتدال پر رہنا اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح موٹاپن بھی بہت سی خرابیاں پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض ترقی پکڑنے کے بعد معلوم ہوتا ہے اس لئے عسیر العلاج ہے۔ جو لوگ بچپن ہی سے موٹے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں میں خون کم اور بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

اسباب۔ ورزش نہ کرنا۔ بلغمی مزاج کا ہونا۔ بلغم پیدا کرنے والی اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا کاہلی اور سستی کی زندگی گذارنا۔ اور زیادہ سونا وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات۔ منی۔ انزال کے وقت تھوڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ شہوت کم ہوتی ہے مکمل انتشار نہیں ہوتا۔ پیٹ سینہ کے باہر آجاتا ہے۔ وغیرہ۔

علاج۔ جہاں تک ہو سکے دبلا کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں۔ مثلاً گرمی اور ریت میں زیادہ تیزی سے چلنا پھرنا خصوصاً غذا سے پہلے۔ سیسہ یا مٹی کے برتن میں پانی پینا۔ خالی پیٹ حمام کرنا۔ اور حمام میں دیر تک بیٹھے رہنا۔ محنت مشقت کے کام کرنا۔ روزہ رکھنا۔ زیادہ جاگنا وغیرہ۔

سفوف مہزل۔ بدن کو دبلا کرنے میں مفید اور مجرب ہے۔ بقدر ۶ ماشہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

نانخواہ۔ بادیان۔ زیرہ سیاہ۔ برگ سداب ہر ایک ۲ تولہ نمک منسول ایک تولہ مغز تخم خربوزہ۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

غسل۔ نمک سانبھر۔ گندھک پھٹکڑی کو پانی میں جوش دے کر نہائیں۔ پانی میں تیرنا بھی مفید ہے۔

تمریخ۔ روغن چمپا۔ زنبق۔ قسط یا شبت نسرین وغیرہ کی بدن پر مالش کریں۔

نوم۔ بھوک کے وقت زمین پر سخت بستر بچھا کر سونا مفید ہے

لباس۔ کھردرا اور اونی لباس پہننا مفید ہے۔

ورزش۔ اتنی ورزش کریں کہ بکثرت پسینہ آجائے۔

غذا۔ نمکین اور ترش خشکی پیدا کرنے والی۔ دست آور پسینہ لانے والی لیکن کم استعمال کرنی چاہیئے مثلاً جوار باجرے اور جو کی روٹی نمکین بیسنی روٹی۔ لہسن کی چٹنی۔ بتھوے کے ساگ سرکہ کی چٹنی یا آم کے اچار وغیرہ کے ساتھ کھائیں۔

پرہیز۔ کثیر الغذا اشیاء سے پرہیز کریں مثلاً دودھ۔ مکھن بالائی شراب۔ گوشت حلوا۔ آلو ہر قسم کی میٹھی اشیاء سے اور زیادہ پانی پینے سے بھی احتراز کریں۔

"ضعف باہ بہ سبب جلق یا مشت زنی"

ضعف باہ کے اسباب میں یہ مرض سب سے زیادہ عام ہے یہ غیر طبعی حرکت عام طور پر ہاتھوں سے کی جاتی ہے لیکن بعض ایسے طریقے بھی رائج ہیں۔ جن پر اگر ہمارے شرمندگیاں بھی قربان کر ڈالی

جائیں تو بجا ہے۔ اس مرض میں اکثر طالب علم، مجرد لوگ، ریاکار زاہد اور ہندوستان کے پنڈت مبتلا ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات ستر اسی سال کے بڈھوں کو بھی مبتلا دیکھا گیا ہے اگرچہ یہ عادت بزمانہ قدیم سے تقریباً ساری دنیا کے ممالک میں پائی جاتی ہے۔ مگر اس کی ابتدا دراصل افریقہ کے باشندوں سے ہوئی۔ اور اسی وجہ سے ڈاکٹری میں اسے انانزم کہتے ہیں۔ اہل عرب میں سب سے پہلے عمیرہ نامی ایک شخص اس فعل کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کو جلد عمیرہ بھی کہتے ہیں۔

یہ بات مسلم ہے کہ ہاتھ میں ایک قسم کا زہر ہوتا ہے چنانچہ اسی وجہ سے جلق کی عادت میں عضو مخصوص کی لاغری اس کا ایک پورا نتیجہ ہوتی ہے۔ اکثر اسی کی وجہ سے عضو مخصوص میں کجی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کجی ہی کی وجہ سے عورت و مرد کے بہترین تعلقات کو ایک ناخوشگوار دھکا پہنچتا ہے۔ اور رحم تک عضو مخصوص کے سیدھے طور پر نہ پہنچنے سے استقرار حمل پر بھی بڑا برا اثر پڑتا ہے۔ ان مریضوں کے حالات سننے سے کلیجہ پاش پاش ہوتا ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے اپنی پیاری زندگی کو خاک میں ملا کر زندہ درگور رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ کے لئے کف افسوس ملتے ہیں۔ ان نتائج کا اثر قلب، دماغ، جگر، معدہ، گردوں اور آلات تولید پر یکساں پڑتا ہے۔ بعض مریضوں کے رات اور دن روتے ہی روتے گزرتے ہیں۔ اور وہ اکثر اوقات زندگی سے تنگ آ کر خودکشی بھی کر بیٹھتے ہیں۔ پہلے تو صرف یہی خیال تھا کہ یہ مذموم حرکت حضرت انسان ہی کرتے ہیں مگر جدید تحقیقات نے یہ بھی ثابت کر دکھایا کہ بندر، ریچھ، کتا اور گھوڑا بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

جلق صرف جسمانی نقصان ہی نہیں پہنچاتا بلکہ انسان کے اخلاق کو بھی برباد کر ڈالتا ہے۔ مجلوق کی قوت عمل اس کے اعصاب سے کھنچ جاتی ہے۔ اور اس کی دماغی قابلیت نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی شرف دور ہو کر مجلوق ایک پست اور ذلیل حیوان رہ جاتا ہے۔ کہ جس کی صورت آدمی جیسی ہو چونکہ ہاتھ کی رگڑ حسی اعصاب کی شاخوں کو دبالی اور ان کو بے حس کر دیتی ہے۔ اس لئے مجلوق کو عورت کی غشاء مخاطی کی نرم رگڑوں سے اتنی لذت نہیں ملتی جس کا وہ عادی ہوتا ہے۔ حشفہ میں نازک نازک اعصاب ہوتے ہیں۔ جو قضیب میں خون فراہم کرتے۔ لذت اور دغدغہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ رطوبت جو مباشرت کرتے وقت اندام نہانی میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کی قوتوں اور اس حس کی نگرانی کرتی ہے۔ یہی رطوبت قضیب کو تقویت پہنچاتی۔ اور اس کو تر رکھتی ہے دوسری غیر طبعی حالتوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی جلق کی وجہ سے قضیب کی شرایین و تجاویف کا وہ جال جو تجاویف کی دیواروں پر پھیلا ہوتا ہے۔ اور حشفہ کے نازک نازک اعضا جسم اسفنجی اور جسم اجوف کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔ اور اس کے خانوں میں پھیلنے اور سکڑنے کی قوت جاتی رہتی ہے۔ اس کے خانے دب جاتے۔ اور اس کے ریشے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے عضو انتشار کے قابل نہیں رہتا۔ عضو کسی نہ کسی طرف ٹیڑھا پڑ جاتا ہے۔ اس کی جڑ پتلی ہو جاتی۔ اور دوران خون ناقص ہو جاتا ہے۔ لاغری کی وجہ سے وریدیں ابھر آتی ہیں۔ یا تو حس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ کسی خیال، رگڑ یا انتشار ہی سے منی خارج ہو جاتی ہے یا اس قدر کم ہو جاتی ہے۔ کہ قوی سے قوی حرکت بھی کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔

اسباب جلق کا اصلی سبب تو شہوانی جذبات کی پیدائش ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جب ایسے خیالات و جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو ریح خون اور روح کثرت کے ساتھ قضیب میں انتشار اور انتفاخ پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ عموماً بری صحبتوں میں رہنا۔ فاسد اور شہوانی خیالات کا دماغ میں جمع ہونا۔ ایام جوانی میں شادی نہ کرنا۔ اور مجرد رہنا۔ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔ لیکن بعض آدمیوں کو بچپن ہی سے یہ علت ہوتی ہے۔ چنانچہ دایہ کا روتے ہوئے بچہ کو پیشاب کی جگہ سہلا کر خاموش کرنا یا والدین اور دایہ کی غفلت سے حشفہ پر میل کا جمنا۔ اور کرم امعاء وغیرہ بھی اس قسم کے اسباب ہوتے ہیں۔ جن سے عضو مخصوص میں خارش ہو کر اگر یہ عادت پڑ جائے۔ تو جوانی تک نہیں جاتی

علامات۔ اکثر تو یہ فعل ہاتھ ہی سے کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض ایسے ناشائستہ طریقے بھی سامنے آئے ہیں۔ جن کے لکھنے کی شرم اجازت نہیں دیتی۔ مادہ منویہ کے خام اور بار بار زائل ہونے کی وجہ سے تمام قوتیں کمزور ہو جاتے ہیں۔ پیشاب جلد جلد اور جل کر آنے لگتا ہے۔ فاسد رطوبات کے جمع ہونے سے رگیں پھول جاتی ہیں۔ عضو مخصوص ایک طرف کو ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور جڑ باریک ہو جاتی ہے۔ چہرہ اداس زرد اور بے رونق ہو جاتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ پتلیاں پھیل جاتی اور آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے پھیپھڑے مثانہ۔ امعاء۔ جگر۔ معدہ۔ گردے۔ دل۔ دماغ اور اعصاب ضعیف ہو جاتے ہیں نسیان ضعف ہضم۔ دل دھڑکنا۔ سنگرہنی۔ درد سر قبض رہنا۔ زکام دائمی۔ خون کی کمی۔ ذکاوت حس۔ جریان منی، جریان ودی جریان مذی۔ سرعت انزال۔ کثرت احتلام اور بعض اوقات سل ودق اس کے نتائج ہوتے ہیں۔ خصیے لٹک جاتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کی نبض نسبتاً کمزور ہوتی ہے۔ بدن میں سستی۔ کاہلی۔ بزدلی۔ پست ہمتی۔ مزاج میں چڑچڑاپن، اعضا شکنی۔ رنج وغم طبیعت اچاٹ۔ کاروبار میں دل نہ لگنا بغیر سبب قوت ارادی کمزور اور خودداری کم ہو جاتی ہے۔ کمر میں درد ہوتا ہے۔ تلوؤں اور ہتھیلیوں میں سرد پسینہ آتا ہے ریڑھ کی ہڈیوں پر چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض مغموم۔ تنہائی پسند اور پریشان رہتا ہے۔ خیالات پریشان۔ نیند غائب۔ بالآخر مریض خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اگر علاج نہ کیا جائے۔ تو مریض کمزور ہوتے ہوتے۔ مرگی۔ جنون۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔

اصول علاج ۱۔ اگر مریض جریان منی، کثرت احتلام سرعت انزال وغیرہ کی شکایات میں مبتلا ہے۔ تو سب سے پہلے ان کا علاج کرنا ضروری ہے۔ طاقت کی دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ اور نہ ہی کوئی طلاء استعمال کریں۔ کیونکہ ایسی حالت میں منی کو جوش پہنچتا ہے۔ اور منی زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے اور بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔

۲۔ اگر کسی نشیلی چیز مثلاً افیون۔ بھنگ۔ چرس وغیرہ کی عادت ہو تو سب سے پہلے ان کو ترک کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک دم نہیں تو رفتہ رفتہ ۳۔ اگر ہضم خراب ہو تو اس کو درست کرنا چاہیئے۔

۴۔ اگر بدن بہت کمزور ہو اور خون گھٹ گیا ہو تو کشتہ فولاد یا عرق فولاد پہلے چند روز استعمال کرانا چاہیئے۔ ایک وقت کوئی دوسری مقوی دوا۔ اگر طبیب ان اصولوں پر کاربند ہو جائے تو وہ خدا کے فضل سے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھے گا۔ بہت سے مایوس مریض بھی ان ہی اصولوں پر پابندی سے عمل کرنے پر کامیاب ہو چکے ہیں۔

۵۔ ورزش کا خاص خیال رکھیں۔ ہر چوبیس گھنٹے بعد پانچ دس منٹ ضرور ورزش کر لینی چاہیئے۔

۶۔ جب تک مکمل صحت نہ ہو جائے۔ جماع سے احتراز کرنا چاہیئے۔

۷۔ دوران علاج میں عشقیہ ناول پڑھنے، ننگی تصویریں دیکھنے۔ اور ایسی صحبتوں سے جن سے شہوت برانگیختہ ہو محترز رہیں

تریاق نامردی: چونکہ قوت باہ کی ترقی اور نامردی کے مستقل اور شافی علاج کے لئے سونے کا نمبر سب سے اول ہے لہذا اس کا کشتہ بھی فوائد کے اعتبار سے تمام مقویات باہ کا بادشاہ ہے۔ اس ہی لئے میں صرف اس کے کشتہ پر ہی اکتفا کروں گا یہ کشتہ معدہ کو تقویت بخشتا۔ ضعف جگر دور کرتا۔ دمہ اور امراض سینہ کو کلی طور پر شفا بخشتا۔ انسان کا جسم مثل کندن بناتا۔ دل ودماغ جگر۔ گردہ۔ مثانہ کے ضعف کو دور کرتا اور دودھ گھی بکثرت ہضم کراتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے۔

سونا خالص ۳ ماشہ کا باریک برادہ کر لیں۔ گلاب کے پھول بہت اچھے یا برگ نیم یا منڈی بوٹی یا برگ سنبھالو کو گھوٹ کر پاؤ بھر پانی نکالیں۔ اب برادہ کو کسی عمدہ کھرل میں

ڈال کر تھوڑا تھوڑا عرق ڈالتے جائیں۔ اور خوب رگڑتے رہیں جب تمام پانی جذب ہو جائے۔ اور برادہ مثل سرمہ ہو جائے تو اس کی ایک ٹکیہ بنالیں یا ایساہی رہنے دیں۔ اب اس کو ایک مٹی کی پیالی میں ڈال دیں۔ اور اوپر دوسری پیالی اس طرح اوندھا دیں کہ دونوں پیالیوں کے لب بند ہو جائیں اب دونوں پیالیوں کو مٹی سے معمولی طور پر لیپ کر کے خشک کر لیں اور زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودیں۔ کہ بارہ سیر اپلے آ جائیں۔ اور چھ سیر اپلے گڑھے میں بھر دیں۔ اور پیالیاں رکھ دیں۔ اور اوپر سے باقی چھ سیر اوپلے ڈال دیں۔ اور آگ لگا دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ کشتہ کو جو سے چمک اور پھولا ہوا ہوگا بحفاظت کپڑے سے چھان کر شیشی میں رکھیں۔

ترکیب استعمال۔ آدمی خواہ بوڑھا ہو یا جوان ایک دانہ خشخاش کے وزن کے برابر صبح نہار منہ مکھن میں کھائیں۔ اگر مکھن اچھا نہ لگے تو بالائی بہتر ہے۔ اور ہر روز ایک دانہ خشخاش کے وزن کے برابر مگر موسم سرما میں استعمال کرنا چاہیئے گھی۔ دودھ جس قدر ہضم ہو سکے استعمال کریں۔ ایک سال میں کل تین رتی استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ بالکل نہیں۔

طلا۔ یہ بنانے میں نہایت آسان ہے اور اعضاء تناسل کی کمزوری سستی۔ کجی وغیرہ سب دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

سنکھیا سفید سالم ڈلی۔ چھٹانک بھر کو پانچ روز تک آک کے دودھ میں یا پانچ روز تک تھوہر کے دودھ میں یا پانچ دن تک خوب کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک چینی کی رکابی میں ڈال کر رکابی کو تیز دھوپ میں تھوڑا سا ترچھا کر کے رکھیں تاکہ اس سے گھی پگھل پگھل کر ایک ہی طرف آتا رہے۔ اس گھی کو کسی پیالہ میں اکٹھا کر لیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ سنکھیا کی جسمیت گھی میں نہ آئے۔ اب اس گھی میں بحساب فی تولہ گھی عاقر قرحا ا ماشہ۔ لونگ ٹوپی دار ا ماشہ۔ سفید کنیر کی جڑ ا ماشہ جائفل ا ماشہ۔ جلوتری ا ماشہ۔ زعفران کشمیری ۲ رتی،

بیر بہوٹی ا ماشہ۔ کینچوے خشک ا ماشہ۔ سفید کنیر کی جڑ ا ماشہ، کستوری ۲ رتی ڈال کر دو دن تک کھرل کریں۔ بعدہ تھوڑا سا جلد پر مالش کریں کہ جذب ہونے لگے۔ اگر جذب نہ ہوگا تو فائدہ نہ دے گا۔

ترکیب استعمال۔ سب سے پہلے قضیب کو کھردرے اور موٹے کپڑے سے رگڑ لیں۔ تاکہ عضو خاص کے مسامات کھل جائیں۔ پھر دو تین قطرے انگلی پر لے کر آلہ تناسل پر اوپر دائیں اور بائیں مالش کریں۔ مگر حشفہ اور سیون کو چھوڑ دیں جب سب جذب ہو جائے۔ ارنڈ یا پان کا پتہ باندھ لیں تین گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ سرد پانی سے طہارت نہ کریں۔ مالش دونوں وقت یعنی صبح اور شام کریں۔ چند دن بعد چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئیں گے۔ اس وقت طلا موقوف کر دیں۔ اور چنبیلی کے تیل کی مالش کریں۔ خشک ہونے پر اگر کچھ کمی باقی ہو تو ایک ہفتہ بعد پھر اسی طرح استعمال کریں۔ یہاں تک کہ عضو کے تمام نقائص دور ہو جائیں

پرہیز

ترش اشیا گڑ تیل سرخ مرچ اور جماع سے قطعاً پرہیز کریں۔ سرد اور بے حس کرنے والی دوائیں جو قوت باہ کو کمزور کرتی ہیں۔ مثلاً کافور۔ [illegible] کاہو۔ [illegible] نارنگی۔ آلو بخارا۔ املی۔ لیموں۔ انار دانہ کلورل ہیئڈریٹ۔ امونیم برومائیڈ۔ پوٹاسی۔ برومائڈ کونائم اور تمام نشہ آور اشیا بالکل استعمال نہ کریں۔

(باقی آئندہ)

تاریخ الاطبا

طب عربی کے مصنفین

(تلخیص و ترجمہ از جناب حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی فاضل الطب والجراحت)

طب عربی کے نامور مصنفین کی تعداد ۴۰۰ سے متجاوز بتائی جاتی ہے۔ اولاً ان مصنفین کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو مشرقی اسلامی خلافت (خلافت عباسیہ) کے زمانہ میں گزرے اور جن کے اثرات یورپ کے فن طب پر پڑے۔

۱۔ یوحنا بن ماسویہ

اس فہرست میں ترتیب کے لحاظ سے تقدم کا فخر یوحنا بن ماسویہ کو حاصل ہے (سنہ پیدائش ۷۷۷ء سنہ وفات ۸۵۷ء) یورپ میں اس کو میسوا کبرا درکہا ہے جانس دمشقی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ بغداد کی طبی درسگاہ کا صدر مدرس اور خلیفہ ہارون الرشید کا طبیب خاص تھا۔

رازی کے بیان کے مطابق یہ متعدد طبی کتب کا مصنف تھا جن کے عربی نسخے ضایع ہوگئے۔ البتہ اس کی کتابوں کے لاطینی تراجم کے نو نسخے برٹش میوزیم میں موجود ہیں۔ ان میں ایک کتاب جو ۱۶۰۳ء میں بمقام وینس طبع ہوئی ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تصاویر سے مزین ہے۔ یہ تصویریں بہت اچھی قسم کی ہیں اس کتاب کا لاطینی نام میسوا اوپیرا (Mesu Opera) ہے۔ اس کے علاوہ ابن ماسویہ کی حسب ذیل کتابیں ہیں

۱۔ تعریفات (Aphorism) اس کا لاطینی ترجمہ غالباً قسطنطین نے کیا ہے

۲۔ کتاب حمیات (غالباً اس کا ترجمہ لاطینی میں نہیں ہوا۔

۳۔ رسالہ نبض (اس کا کوئی ترجمہ نہیں ہوا۔

۲۔ حنین بن اسحاق

اس کا پورا نام ابوزید ابن اسحاق العبادی ہے۔ یورپ میں اس کو جانیٹس یونان (Johannitius) اور ہومینس (Humainus) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ عراق کے شہر حیرہ میں پیدا ہوا تھا (سنہ پیدائش ۸۰۹ء سنہ وفات ۸۷۳ء) اپنے استاد یوحنا بن ماسویہ کی طرح یہ بھی نسطوری عیسائی تھا۔ اس نے سرزمین یونان کی سیاحت بھی کی تھی عربی کی تعلیم اس نے بصرہ میں حاصل کی تھی۔ اس کا اصل کارنامہ یونانی کتابوں کو عربی میں منتقل کرنا ہے۔

اس کی تصانیف میں ذیل کی کتابیں بھی ہیں۔

۱۔ ایساغوجی۔ یہ کتاب خود ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے جس میں جالینوس کے طریقہ علاج کی باقاعدہ تشریح کی گئی ہے۔ فن کی ابتدائی کتاب کی حیثیت سے اس کو یورپ میں زمانہ وسطیٰ میں خاص شہرت حاصل رہی ہے۔

اس کتاب کا عربی مسودہ اب بھی موجود ہے۔ اس کا لاطینی ترجمہ بارھویں صدی کے نصف اول میں مرقس طلیطلی نے کیا اور انگریزی ترجمہ ای۔ ٹی۔ وِٹنگٹن نے اپنی میڈیکل ہسٹری

سلے ماخوذ از عربین میڈیسن (Arabian Medicine) مؤلفہ ڈاکٹر ڈونلڈ کیمبل

(تاریخ طب) کے ضمیمہ نمبر ۵ میں لکھا ہے۔
اس کتاب میں اس زمانہ کے علم العلاج کے نظریات بھی درج ہیں۔
(۲، ۳ و ۴) یہ کتابیں بھی جالینوس ہی کے نظریات سے متعلق ہیں جن کو حنین نے عربی کا جامہ پہنایا ہے۔ ان کے لاطینی تراجم گیرارڈ اور پفلیگس نے کئے ہیں۔
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے پالوس ایجینیٹا (Paulus Aegineta) کی سات کتابوں کا ترجمہ بھی عربی میں کیا تھا جس میں صرف پانچویں کا ترجمہ اب بھی محفوظ ہے۔
حنین اور اس کے شریک کار ترجمین کی جماعت جو بغداد میں اس کے اردگرد مجتمع رہتی تھی۔ اور تراجم بھی کئے تھے۔ جو لاطینی زبان میں منتقل نہیں ہوئے۔ اس کے ماتحت مترجمین میں عیسے بن یحییٰ اور اس کا بھتیجہ حبیش۔ قابل ذکر ہیں۔ اول الذکر نے بقراط کے تراجم میں اور ثانی الذکر نے جالینوس کے تراجم میں اس کا ہاتھ بٹایا تھا۔
ایک عربی کتاب کے قلمی نسخہ سے جو کتب خانہ ایا صوفیہ (قسطنطنیہ) میں تھا۔ اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ حنین بن اسحاق اور اس کے ساتھ کام کرنے والے مترجمین ہی تھے۔ جنہوں نے جالینوس کی ساری تصانیف کا جائزہ لے ڈالا تھا۔

۳۔ **ابو یعقوب اسحاق**۔ یہ حنین بن اسحاق کا بیٹا تھا۔ اس نے بھی یونانی کتابوں کے عربی ترجمے کئے تھے۔ اسی باعث اس کے اور اس کے باپ کے تراجم کے بارے میں بسا اوقات خلط و التباس واقع ہو جاتا ہے۔ اس کا سنہ وفات ۹۱۰ء تھا۔

۴۔ **عیسیٰ بن علی**۔ یورپ والے اس کو (Jesu Haly) کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ بھی حنین کا شاگرد اور مذہباً مسیحی تھا۔ یہ بغداد میں آنکھوں کا علاج کرتا تھا۔ اس نے بھی حنین کی تقلید میں یونانی کتب کے ترجمے کئے تھے۔ علاوہ اس کے خود اس کی ایک مستقل تالیف امراض چشم

پر ہے۔ جو تین حصص پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں آنکھ کی تشریح اور اس کے وظائف کا بیان ہے۔ دوسرے میں آنکھ کے خارجی امراض اور تیسرے میں اندرونی اور نظر نہ آنے والے امراض کا بیان ہے۔ اس کتاب کا عربی نسخہ ڈریسڈن (جرمن) میں موجود ہے۔ اور اس کے لاطینی ترجمے شہر وینس (اٹالیہ) سے شائع ہو چکے ہیں۔

۵۔ **الکندی**۔ اس کا پورا نام ابو یوسف یعقوب بن اسحاق الکندی ہے۔ یورپ میں یہ (Alkindus) کے نام سے مشہور ہے۔ طب کے عربی مصنفین میں تنہا یہی خالص عرب نژاد مصنف گزرا ہے۔ اس نے عربی علم علاج کو چار چاند لگا دیئے تھے۔
یہ خلیفہ مامون الرشید اور اس کے بعد معتصم باللہ کا طبیب دربار رہا تھا۔ اسے بحیثیت طبیب، فلسفی، منجم اور ریاضی دان کے انتہائی شہرت حاصل تھی۔ ۸۷۳ء میں جب اس کی عمر ساٹھ سے تک پہنچ چکی تھی۔ اس کا انتقال ہوا۔
اس کی کتابوں میں متعدد یونانی سے عربی کے تراجم ہیں جس میں بطلیموس کی کتاب المجسطی کا ترجمہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ الکندی بذات خود بھی یونانی زبان سے واقف تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے ارسطو کے سارے عربی تراجم پر نظر ثانی کر کے وہ بنیادی نکات منتخب کئے تھے جن پر بعد کے عرب فلسفیوں نے اپنی ساری تحقیقات کی بنیاد رکھی۔
اپنے ہمعصروں کی طرح اس کی تصانیف ہمہ گیر تھیں جن کی مجموعی تعداد ۲۰۰ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے بائیس تو علم العلاج ہی پر تھیں۔ اس کی قرابادین کا لاطینی ترجمہ گیرارڈ نے کیا ہے۔ جس کا اصل عربی نسخہ بھی محفوظ ہے۔ الکندی کے لاطینی تراجم علیحدہ کتاب کی حیثیت سے شائع نہیں ہوئے۔ بلکہ دوسری کتابوں کے ضمیمے کے طور پر شائع ہوئے ہیں۔
اگرچہ الکندی ارسطو کے سب سے متقدم مترجموں اور شارحوں میں تھا لیکن شیخ الرئیس بوعلی سینا کے قانون کے بعد یورپ میں اس کی کتابوں کا رواج ختم ہو گیا۔ عرب میں اب بھی الکندی کی وہی وقعت ہے۔ اور اسکو ابو یوسف فلسفی کے نام سے ملقب کیا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مطب

از افادات شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی

انقلاب معدہ

منٹگمری کے ضلع سے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ایک رکن ایک مریضہ کو لائے۔ جو کئی ماہ سے شدید قے کی تکلیف میں مبتلا تھی۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں مروڑ اور درد ہو کر متلی اور قے کی شکایت ہو جاتی تھی۔ پانی پینے پر بھی تھوڑے عرصے کے بعد خارج ہو جاتا تھا۔ متواتر عرصہ تک غذا نہ ملنے سے مریضہ بے حد کمزور ہو چکی تھی۔ کئی علاج کئے گئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر شفاء الملک صاحب کی خدمت میں لائے۔

قبلہ شفاء الملک صاحب نے تشخیص فرمایا کہ مریضہ انقلاب معدہ کی شکایت میں مبتلا ہے۔

علاج

۱۔ زہر مہرہ۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد۔ زرشک۔ سماق انار دانہ۔ پوست ترنج سب کو پیس کر رب بہ میں ملا کر چٹائیں۔ غذا کے بعد جوارش مصطگی، ماشہ کھلائیں۔

ہدایت کی گئی کہ مریضہ ساگودانہ۔ دہی۔ کھچڑی اور انار کھائے۔ چار روز کے بعد مریضہ نے بیان کیا۔ کہ دوا تو ہضم ہو گئی مگر غذا بدستور خارج ہوتی رہی۔ چنانچہ مزید چار روز دوا استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی۔ مگر اس پر بھی نمایاں فائدہ نہ ہوا۔

اب ہدایت کی گئی کہ مریضہ صبح و شام حب قابض ا عدد کھائے۔ اور چاٹنے کی دوا بدستور رکھے

اس دوا کے چار روز کے استعمال سے مریضہ کو نمایاں فائدہ ہوا۔ متلی اور قے رک گئی۔ اور غذا اور پانی ہضم ہونے لگا۔ مریضہ نے دوسرے دن نان شوربہ کھا لیا۔ جس سے پھر قے شروع ہو گئی۔

مریضہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ ابھی چار۔ پانچ روز اور بھی دلیا کھچڑی اور انار ہی کھائے۔

چنانچہ مریضہ نے ایسا ہی کیا۔ دوا برابر استعمال ہوتی رہی۔ پانچ روز کے بعد مریضہ نے شوربا پھلکا کھایا۔ جسے اس نے بآسانی ہضم کر لیا۔ اب غذا بتدریج بڑھائی گئی۔ اور دوا بند کر دی گئی۔ مریضہ تندرست ہو کر وطن لوٹ گئی۔

نسخہ حب قابض

کافور۔ ہینگ۔ افیون۔ ہموزن لے کر باجرہ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔

علاوہ قے روکنے کے یہ گولیاں بہت سے فوائد کی حامل ہیں۔ جن کو اہل فن بخوبی سمجھ سکتے ہیں ؂

Hakeem Shaukat Ali

دستور العلاج جدید

مختصر زود اثر اور اصولی نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

(حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی ' فاضل الطب و الجراحت " تھانوی)

امراض متعدیہ

ہیضہ:-

زنجبیل	۱۰ رتی
فلفل سرخ	۱/۲ رتی
حلتیت	۱/۴ رتی
افیون	۱/۴ رتی
کافور	۱/۲ رتی

یہ ایک گولی کا وزن ہے - یہ گولیاں ہیضہ کے لئے نہایت عمدہ ہیں -

ہیضہ:-

کافور سیال	۵ بوند
برانڈی	۲ درم
عرق گلاب	۲ اوقیہ

یہ نسخہ محرک ہے - اور درجہ ارتخاء عظیم (کولیپس اسٹیج) میں مخصوص الاثر ہے - اس درجہ میں سیال نمکین آبحیات سے ہرگز کم نہیں ہے - چنانچہ اس کو بذریعہ معاء مستقیم ' زیر جلد ' اندرون صفاق ' اور براہ ورید استعمال کرتے ہیں -

نوٹ - بعض لوگ ہیضہ کے مریضوں پر رفع تشنگی کیلئے خالص گلاب ' کیوڑہ ' بید مشک اور عرق پودینہ وغیرہ کی بھرمار کر دیتے ہیں - اور پانی پلانے سے ڈرتے ہیں - عرقیات خواہ کتنے ہی مفرح یا ہاضم کیوں نہ ہوں ایک خشک دہن اور تشنہ لب مریض کیلئے باعث تسکین نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص پیاس دور کرنے کے لئے رغبت اور فرحت کے ساتھ سادہ پانی کے مقابلہ میں دنیا کی کسی شئے کو ترجیح نہیں دے سکتا - لہذا بہترین طریقہ یہ ہے - کہ سادہ پانی ابال کر ٹھنڈا کر کے بحفاظت رکھا جائے - اور نہایت آزادی کے ساتھ دیا جائے - ہیضہ کے مریض کو پانی سے روکنا پیغام موت ہے - اس مرض میں اصولاً دافع تعفن اور مقوی قلب ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے - ہاضم اور کاسر ریاح دواؤں کا استعمال کرانا سودمند نہیں ہے - ہیضہ کے مریض کا معائنہ کرتے ہی دماغ میں زہر مہرہ - نارجیل دریائی - جدوار خطبی اور چرچیتہ وغیرہ کا تریاقی اثر اور خیال بجلی کی طرح دوڑ جاتا ہے اور اس مد میں بہت سی مشہور اور مفید ترین دوائیں نظر انداز کر دی جاتی ہیں - مثلاً عرق عجیب

کافور سیال وغیرہ حالانکہ ہیضہ میں ان چیزوں کے فوائد مسلم ہیں۔

ہیضہ:-

کافور	$\frac{1}{12}$	رتی
سوڈا	۱	رتی
کیلومل	$\frac{1}{12}$	رتی

اس وزن کی ۱۲ خوراکیں تیار کرلیں اور ہر نصف گھنٹہ پر ایک خوراک دیں۔ ہیضہ کے ابتدائی درجہ میں نہایت مفید ہیں۔ اگر قبض کی بھی شکایت موجود ہے۔ تو ست پودینہ $\frac{1}{12}$ رتی مذکورہ نسخہ میں اضافہ کردیں۔

ہیضہ:-

زنجبیل	۳	تولہ
رائی	۳	تولہ
برگ بنفشہ	۳	تولہ

سفوف بناکر اطراف پر مالش کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ خون اطراف کی جانب آتا ہے جسم کی خنکی کم ہوجاتی ہے۔ اور ارتخار عظیم کا خطرہ ایک حد تک کم ہوجاتا ہے۔

حمیٰ تیفودیہ (ٹائی فائڈ فیور)

عرق دارچینی	۴	تولہ
عرق تلسی	۴	تولہ
شربت نارنج	۲	تولہ

دن میں تین بار دیں۔ یہ مرض مختلف ناموں کیساتھ مشہور ہے۔ مثلاً حمیٰ تیفودیہ (ٹائی فائڈ فیور)۔ حمیٰ معویہ (اینٹرک فیور)۔ میعادی بخار۔ موتی جھرہ۔ مبارکی وغیرہ

نوٹ۔ عام طور پر اس مرض کی تشخیص کا انحصار موتی دانوں پر کیا جاتا ہے۔ جو اکثر گلے اور سینہ پر نمودار ہوتے ہیں جیسے ہی یہ چمکدار دانے نظر آتے ہیں۔ فوراً ہی موتی جھرہ کی تشخیص قائم کرلی جاتی ہے۔ اس کے بعد مزید غور و فکر اور لب کشائی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے حالانکہ یہ ایک زبردست مغالطہ ہے جس کے نتائج مہلک برآمد ہوسکتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے دانے علاوہ حمیٰ تیفودیہ کے دوسرے شدید اور لازم بخاروں میں بھی نمودار ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ ذات الریہ۔ وجع المفاصل حاد۔ تسمم الدم یا تعفن الدم وغیرہ یا شدید پسینہ لانے والی دوائیں استعمال کرنا اس کے برعکس کبھی حمیٰ تیفودیہ میں بالکل دانے نمودار نہیں ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس مرض کی تشخیص کے لئے اس علامت کو مخصوص قرار دینا صحیح نہیں ہے یقینی تشخیص اور بہترین علاج کے لئے اس بخار کے مختلف درجوں کی مخصوص علامتیں ان کا اُتار چڑھاؤ اور تغیر و تبدل ہمہ وقت ذہن نشین رہنا چاہئے۔ مجربات کے سلسلہ میں یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت تک کوئی دوا ایسی معلوم نہیں ہوئی ہے۔ جو زمانہ مرض کو کم کردے۔ یا اس مرض کے سبب (عصیّ حمیٰ تیفودیہ) کو ختم کرکے شفاء کامل اور عاجل عطا کردے۔ اس مرض کا کامیاب اور بہترین طریقہ علاج یہ ہے۔ کہ مریض کی قوت اور تغذیہ نیز اصول تیمارداری پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔

اس مرض کے علاج میں مندرجہ ذیل فحش غلطیاں ہیں۔ (۱) تیز پسینہ آور دوائیں دینا۔ (۲) دست آور دوائیں بے تکلف دینا۔ (۳) مریض کو غذاء سیال نہ دینا۔

حمیٰ تیفودیہ:-

برگ تلسی	۶	ماشہ
زعفران	۲	ماشہ
دارچینی	۲	ماشہ

جائفل	۲ ماشہ

آب ادرک میں بقدر نخود گولیاں بنائیں۔ اور دن میں تین مرتبہ دیں۔

حالت تیفودیہ (ٹائی فائڈ اسٹے ٹس)

مرفاریہ سیال	۵ بوند
عرق بید مشک	۲ تولہ
عرق دارچینی	۲ تولہ
شربت عناب	۲ تولہ

دن میں دو بار دیں۔

حمی اجامیہ۔ موسمی بخار۔ (ملیریا)

(۱) کالا دانہ	۱۰ رتی
فلفل سیاہ	۲ ماشہ
انیس	۱ ماشہ

سفوف بنا کر دن میں دو مرتبہ دیں۔

موسمی بخاروں میں کونین کا درجہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ مجرب کا لفظ اس کے لئے قطعی موزوں ہے۔ اور چونکہ سنکونا کے درختوں کی پیداوار ہندوستان میں پائی جاتی ہے اور اسکی افادی حیثیت کے پیش نظر سنکونا کی کاشت کو ملک کی ضرورت کے مطابق وسیع پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ اسلئے ہندوستانی طریقہ علاج میں اسکی تجویز بالکل دیسی ہے۔ لیکن موسمی بخار کے متعلق پروفیسر اوسلر کا زریں مقولہ معالجین کی چشم بصیرت کے لئے کحل الجواہر ہے۔ "وہ معالج جو موسمی بخار کا علاج کونین کے ساتھ کامیابی سے نہ کر سکے۔ اس کو مطب چھوڑ دینا چاہیئے"۔

(۲) کونین ہائیڈروکلور	۲۔ رتی

یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں تازہ لیموں کے رس کے ساتھ دن میں تین بار دیں۔

(۳) دار ہلد نیکوفتہ	یک درہم
گلوئے سبز نیکوفتہ	یک درہم

خیسانده تیار کر کے دیں۔

نوٹ۔ ست گلو بازاری ہو یا خانہ ساز بیفائدہ چیز ہے۔ کیونکہ اس کا تخم جوہر یا جوہر فعال ضائع ہو جاتا ہے اور نشاستہ باقی رہ جاتا ہے جس کا استعمال بیکار ہے۔

(۴) ٹھنڈا شربت۔

آب لیموں	۲ درہم
قند سفید	ایک اوقیہ

شربت بنا کر پلائیں۔ موسمی بخاروں میں جبکہ بخار کے ساتھ متلی اور قے کی شکایت ہو۔ یہ شربت نہایت مفید ہے اور سکنجبین لیمونی سے بدرجہا بہتر ہے۔

(۵) عرق بخار۔

شورہ قلمی	۵ رتی
سکنجبین سرکہ	۱ تولہ
پانی	۲ تولہ

موسمی بخاروں میں بحالت بخار یہ نسخہ مفید ہے پسینہ لا کر بخار دور کر دیتا ہے۔

(۶) شورہ قلمی	۱ ماشہ
آش جو	۲۰ اوقیہ

خوراک ۲ تولے دن میں تین بار۔

نوٹ۔ بخار کی حالت میں غذا ہمیشہ سیال ہونی چاہیئے۔ تازہ پھلوں کے رس بہترین ہیں پیاس رفع کرنے کے لئے سادہ پانی یا سوڈا لیمونیڈ ضرور دیں۔ شدید قسم کی پسینہ لانے والی دوائیں دے کر بخار اڑانا اپنی حذاقت اور مسیحائی کا جادو دکھانا خطرناک ہے۔ اس قسم کی ادویہ یہ ہیں:۔ اینٹی پائیرین۔ ایسپرین۔ فناسٹین۔ اینٹی فیبرین۔ وغیرہ۔

تلخ مقویات

مندرجہ ذیل نوعیت کے نسخے بخار کے بعد کی کمزوری۔ قلتِ اشتہا۔ قلت الدم ضعف ہضم وغیرہ میں مفید ہیں۔ اور بخار کو دوبارہ عود کرنے سے روکتے ہیں۔

(۱) ہیراکسیس　۲ رتی
عرق اجوائن　۲ اوقیہ
خیساندہ چرائتہ　۳ اوقیہ
خوراک تین تولہ۔ دو بار بعد غذا۔

نوٹ:۔ ست گلو کی طرح عرق چرائتہ کا استعمال بھی جوہر فعال سے خالی اور فضول ہے۔ خیساندہ کی شکل میں اس کے منافع اور اثرات یقیناً مہیا ہوتے ہیں۔

(۲) چرائتہ نیمکوفتہ　۳ تولہ
قرنفل　یک درہم
آب گرم　۵ مار
خیساندہ تیار کریں۔ خوراک ۶ تولہ دو بار۔

(۳) گلو سبز　۳ تولہ
آب سرد　۵ مار
ایک گھنٹہ بھگو کر چھان لیں۔
خوراک ۶ تولہ۔

(۴) ہیراکسیس　۱ رتی
شربت نارنج　۱ تولہ
خیساندہ چرائتہ　۳ تولہ
یہ ایک خوراک ہے۔

(۵) پوست نیب اندرونی　۲ اوقیہ
قرنفل　یک درہم
پانی　۱ ½ پائنٹ
½ گھنٹہ جوش دے کر چھان لیں۔
خوراک تین تولے تین بار۔

(۶) ہیراکسیس　۱ رتی
خیساندہ چرائتہ　۳ تولہ
دن میں دو بار بعد غذا دیں۔

(۷) نوشادر　۲ رتی
سنگونا　۱ رتی
سوڈا بائیکارب　۴ رتی
ایسی ایک خوراک دن میں ایک یا دو بار دیں۔ یہ بھی تقویت کے لئے ہے۔

(۸) ہیراکسیس　۱۲ رتی
ایلوا　۱۲ رتی
دارچینی سفوف　یک درہم
شہد　بقدر ضرورت
اس کی ۲۴ گولیاں بنالیں۔ خوراک دو گولیاں دو بار بعد غذا۔

(۹) کشتہ فولاد　۲ چاول
معجون اذاراقی　۳ ماشہ
بعد غذا دیں۔ یہ نسخہ خون بھی پیدا کرتا ہے اور بھوک لگانے کے لئے خوب ہے۔

(۱۰) کچلہ مدبر　۱ تولہ
کشتہ فولاد　۳ ماشہ
کونین سلفٹ　۳ ماشہ
بقدر مونگ گولیاں بنائیں۔ اور ایک یا دو گولیاں بعد غذا دیں۔ نہایت عمدہ مقوی نسخہ ہے۔ بخار کے بعد کی نقاہت اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ خون بھی پیدا کرتا ہے اور مقوی اعصاب ہے۔ یہ نسخہ "ایسٹنز سیرپ" کا بدل ہے۔

(۱۱) کشتہ فولاد　۲ چاول
جوارش جالینوس　۶ ماشہ
بعد غذا دیں　(باقی آئندہ)

علاج بالمفردات

امراض دنداں

(از جناب حکیم محمد طفیل صاحب ۔ گورداسپوری ۔)

دانتوں کی صفائی کے لئے

بسد پیس کر بطور منجن دانتوں پر ملیں۔
بارہ سنگھا کا سینگ جلا کر پیس کر دانتوں پر ملیں۔
مسور جلا کر سفوف باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔
سرو کی پتیاں جلا کر باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔

صدف مروارید کو جلا کر نہایت ہی باریک کر کے دانتوں پر ملیں۔
عقیق کو بہت باریک کر کے کپڑ چھان کر کے دانتوں پر ملیں مفید ہے۔

مسوڑھوں سے خون کو روکنے کے لئے

جامن کی لکڑی جلا کر اس کا سفوف بنا کر مسوڑوں پر آہستہ آہستہ ملیں۔
مازو کو باریک کر کے سفوف بنا کر مسوڑوں پر ملیں۔
سنگ جراحت کو باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
مازو کو باریک کر کے آہستہ آہستہ مسوڑوں پر ملیں۔
کتھ سفید کو باریک پیس کر مسوڑوں پر ملیں۔
مونگے کو جلا کر مسوڑوں پر آہستگی سے ملیں۔

کبابہ کو نہایت ہی باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
بالچھڑ کو نہایت باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
[illegible] کی لکڑی جلا کر سفوف باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
پھٹکڑی بریاں [illegible] کر کے خشک کر کے مسوڑوں پر ملیں۔
پھٹکڑی بریاں ۲ ماشہ نمک لاہوری ۲ ماشہ باریک کر کے مسوڑوں پر ملیں +

دانتوں کے درد کے لئے

دارچینی کو باریک سفوف بنا کر درد والے دانت پر ملیں۔
رائی کا باریک سفوف کر کے درد والے دانت پر ملیں۔
کمیلہ کو بہت باریک [illegible] درد والے دانت پر ملیں۔ اور لعاب نکلنے دیں +

برادہ سکہ ۳ ماشہ۔ فلفل دراز ۱ تولہ۔ فلفل کو تھوڑا تھوڑا ملا کر سرمہ کی طرح باریک کریں اور ملیں۔
نوشادر چنے بھر وزن لے کر ایک چاول دانت کے سوراخ میں رکھیں +
ہینگ عمدہ ارتی درد والے دانت کے نیچے رکھیں +

تصدیقات

طبی فارماکوپیا

(از جناب حکیم محمد عبد اللطیف صاحب انچارج شفاخانہ حاجی پورہ سیالکوٹ)

طبی فارماکوپیا جلد اول طبع پنجم

معجون فری اپیٹ صفحہ ۴۱ ۲ اصحاب نے تصدیق کی ہے۔

سفوف عصابہ شقیقہ صفحہ ۲۵ تین اصحاب کے کہنہ صداع پر بھی مفید پائی گئی ہے۔

سفوف آشوب چشم صفحہ ۲۳ - اطفال کے گکروں کے لئے اکسیر ہے۔

کشتہ سنکھ صفحہ ۱۰۲ - مفید ثابت ہوا ہے۔

تریاق شکم صفحہ ۱۴۹ - ۹ اصحاب نے فوری اثر کے فوائد کی تعریف کی ہے۔

کشتہ زاج صفحہ ۲۹ - عمدہ فائدہ کرتا ہے۔

بروود کافوری صفحہ ۴۲ - مدمار کیلئے شافی اثر رکھتی ہے۔

شربت عناب مصفی خون ہے۔

خمیرہ گاؤزبان صفحہ ۶۱ یبوست دماغ کیلئے مفید پایا ہے۔

طبی فارماکوپیا جلد دوئم اشاعت دوئم

تریاق اطفال صفحہ ۱۲۵ گیارہ بچوں کے امراض میں مفید پایا گیا ہے

سفوف مرکب صفحہ ۲۱۴ - ۵ اصحاب تعریف کر چکے ہیں۔

چندراودیا ورتی صفحہ ۲۷۲ تین اصحاب دھند والوں کو فائدہ ہوا

سفوف قابض صفحہ ۹۷ ایک افیون خور دست میں مبتلا شدہ کو فائدہ ہوا

علاوہ ازیں آب حیات صفحہ ۴۴۸ - اکسیر تپ لرزہ صفحہ ۹۴ -

اکسیر جرب صفحہ ۲۱ - حب درد گردہ جدید صفحہ ۱۸۶ مفید ثابت ہوئے

ضروریات مطب

ادویات کی خوبصورت ٹکیاں بنانے والی مشین جس سے ½ گرین سے ۱۰ گرین تک ٹکیاں بن سکتی ہیں ۔ قیمت -/12/9 روپیہ

۲ گرین سے ۱۰ گرین تک قیمت -/10/7 روپیہ ۳ گرین سے ۷ گرین تک قیمت -/4/6 روپیہ

بیٹری کے ذریعے کان ۔ ناک اور گلا دیکھنے والا آلہ مکمل قیمت -/8/10 روپیہ بواسیر دیکھنے والا آلہ قیمت -/12/2 روپیہ

آلہ نامردی یعنی ویکیم پمپ ۔ اگر نامردی کے مریض کا جہاں داخلی اور خارجی علاج کیا جاتا ہے ۔ وہاں اس آلہ سے عضو خاص کی ورزش کرائی جائے ۔ تو سو فیصدی کامیاب نتیجہ نکلتا ہے ۔ قیمت -/12/5 روپیہ سٹیتھوسکوپ معمولی ربڑ ٹیوب معمولی چسٹ پیس قیمت -/12/1 روپیہ

سٹیتھوسکوپ بڑھیا ربڑ ٹیوب ڈاؤن چسٹ پیس قیمت -/12/3 روپیہ

" " " " باول " قیمت -/14/3 روپیہ

" (بی - ڈی) سیاہ بڑھیا ربڑ ٹیوب بہترین چسٹ پیس دنیا کا بہترین سٹیتھوسکوپ ہے ۔ قیمت -/10/5 روپیہ

کان دھونے والی پچکاری بڑھیا پیتل کے گٹے والی - ۱ اونس -/8/3 - ۲ اونس -/14/3 - ۴ اونس -/4/4

" " " چمڑے کے گٹے والی ۱ " -/12/1 - ۲ " -/-/2 - ۴ " -/8/2

محصول ڈاک و پیکنگ معاف
زیادہ تفصیل خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں ۔ } پتہ ۔ **ڈان سرجیکل کمپنی ، شہر سیالکوٹ**

Hakeem Shaukat Ali

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی میں جلسہ تقسیم اسناد

(از حکیم سید آل مصطفے رضوی ناظم جامعہ)

میں یہ اعلان کرتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ طبی دنیا میں یہ خوشخبری با مسرت آگیں پیغام کی طرح سنی جائے گی کہ حضرات مشیرخ جامعہ طبیہ دہلی نے فارغین جامعہ طبیہ کو اسناد و تمغہ جات عطا کئے جانے کیلئے تاریخ کا تعین فرمایا ہے۔

جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے "ایسٹر" کی تعطیلات کو زیادہ موزوں سمجھا گیا ہے جب کہ ریلوے کی اکثر لائنوں پر "کنسیشن ٹکٹ" جاری ہوتے ہیں۔ اس لئے ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء یوم دوشنبہ جلسہ کے انعقاد کے لئے مقرر کردی ہے۔

جلسہ کی صدارت کے لئے ملک کی گرامی قدر ہستی کا انتخاب کیا گیا ہے۔ نام کا اعلان منعاقب کیا جائے گا۔

جامعہ طبیہ دہلی کا یہ جلسہ تقسیم اسناد اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت سی خصوصیات کا حامل ہوگا۔ جب کہ طب قدیم کے علمبردار اپنی "مادر علمی" کے سایہ میں ایک مرکز پر جمع ہوکر اپنی زندگی کا ثبوت دیں گے

جامعہ طبیہ دہلی نے اپنے یوم قیام سے جس استقلال کے ساتھ ایک ایسے دور میں جب کہ ملک گوناگوں بے چینیوں اور صبر آزما حالات سے گزر رہا ہے اور معاشیات و اقتصادیات کے مشکلات میں مبتلا ہے۔ اپنے بانیان (حضرات شیوخ) و اراکین کے بے پناہ ایثار اور بے لوث خدمت کے سایۂ عاطفت میں جو محض فن کو زندہ اور باقی رکھنے کی نیت سے ہے۔ کسی بھی بیرونی مادی امداد و اعانت کے بغیر جو خدمات انجام دی ہیں۔ اور ہمہ گیر نیکنامی اور شہرت حاصل کی ہے اہل ملک سے پوشیدہ نہیں۔ اطراف و اکناف ملک سے تشنگان فن اس بحر بیکراں سے سیراب ہونے کی غرض سے آتے ہیں۔

آخر میں میں پھر تمام متخرجین اسناد جامعہ طبیہ کو تاریخ معینہ کی یاد ہانی کرتے ہوئے دیگر حضرات اطبا و ویدصاحبان و طب قدیم سے دلچسپی و ہمدردی رکھنے والے تمام بزرگوں سے متوقع ہوں کہ اس شاندار اجلاس کیلئے اپنے وقت عزیز سے کچھ حصہ ضرور نکالیں گے۔

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

کا اٹھارھواں سالانہ اجلاس بھی انہی ایام ۱۲-۱۳-۱۴-۱۰ اپریل کو (ہی) مرکز طب میں منعقد ہورہا ہے جس کا اعلان گذشتہ اشاعت میں مختلف اخبارات و رسائل کے ذریعے کیا گیا۔

اطراف ملک سے بیشتر حضرات کی تشریف آوری متوقع ہے۔ امید ہے کہ یہ شاندار اجتماعات دہلی کی طبی فضا میں روح حیات ثابت ہونگے۔ جامعہ طبیہ کے ابنائے قدیم (اولڈ بوائز) کا جلسہ بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

اعلان

طبیہ کالج لاہور کے امتحانات سندی حکیم حاذق و زبدۃ الحکما ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو شروع ہوں گے۔ پرائیویٹ امیدواران کا امتحان فسٹ پروفیشنل اور آخری سندی ایک ہی مرتبہ ہو جائیگا۔

پرائیویٹ امیدواران کو اپنی درخواستیں جلد از جلد معہ تصدیقات متعلقہ بمعہ فیس داخلہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۱ء تک مطبوعہ فارموں پر جو دفتر طبیہ کالج لاہور سے مل سکتے ہیں ارسال کردینی چاہئیں۔

(ڈاکٹر ارشاد حسین سپرنٹنڈنٹ بورڈ امتحانات طبیہ کالج لاہور)

جوابات

(۲۱) سبنے قاعدگی حیض۔ زعفران خالص ۲ مدد ۶ ماشہ۔ فرفیون سلفاس ۶ ماشہ۔ منبر ۱ تولہ۔ مرکی ۶ ماشہ۔ حلتیت ۳ ماشہ۔ تمام ادویہ پیس کر گولیاں بقدر نخود تیار کرلیں۔ خوراک دو گولی روزانہ رات کو سوتے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) تخم گذر ۱ تولہ کا جوشاندہ گڑ سے شیریں کر کے نیم گرم صبح و شام پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) حیض سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل گولیاں مریضہ کو شروع کرا دیں۔ ۱۰ دن لگاتار پورا ماہ استعمال کرائیں۔ جب دوسری دفعہ حیض شروع ہو جائے تو بند کر دیں۔ انشاء اللہ جملہ شکایات دور رہوں گی۔ دوران استعمال میں جماع، ترش، تیل والی اشیاء سخت محنت وغیرہ سے پرہیز۔ غذا اچھی دیں۔ اور صبح و شام سیر کرائیں۔ نسخہ یہ ہے

ست ایلوا ۶۰ رتی۔ مرکی ۶۰ رتی۔ زعفران اصلی ۱۵ رتی ہینگ بڑھیا ۱۵ رتی۔ سٹرکنیا ڈیڑھ رتی۔ کشتہ فولاد ۱۵ رتی تمام ادویات کو اچھی طرح ملا کر۔ پانی یا شہد کی مدد سے گولیاں نخود تیار کریں۔ (ڈاکٹر علی شیر)

(ایضاً) حیض کی علامات نمودار ہونے پر آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل ادویات کا جوشاندہ پلائیں۔ انشاء اللہ یہ شکایت ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گی۔ صفتہ بادیان ۹ ماشہ۔ تخم خرپزہ ۹ ماشہ۔ انیسون ۴ ماشہ۔ تخم کرفس ۳ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ گلقند ۲ تولہ۔ بیخ بادیان ۶ ماشہ۔ گوکھرو ۴ ماشہ۔ حب القرطم ۶ ماشہ تمام ادویات کو بوقت شب نصف سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں جب نصف رہ جائے تو اتار لیں۔ اور خوب مل کر چھان لیں۔ اور پھر اس پانی میں ترنجبین عنبر خشت ۱ تولہ ملا کر ملیں اور چھان لیں۔ اور نیم گرم کر کے قند سیاہ کہنہ ۲ تولہ اور روغن بادام ۹ ماشہ ملا کر استعمال کرائیں۔ ۳۔۴ روز یہی نسخہ استعمال کرائیں۔ تمام شکایات کا قلع قمع ہو جائیگا۔ بوقت شب مربی بنفشہ ۲ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(ایضاً) ایام حیض میں ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں۔ منقیٰ بیج نکالہ ۱ تولہ خار خسک ۶ ماشہ۔ حب قرطم ۹ ماشہ۔ عناب ۷ دانہ۔ گاؤزبان ۶ ماشہ۔ بادرنجبویہ ۹ ماشہ۔ تخم کرفس ۴ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۱ تولہ تمام ملا کر پانی ایک سیر میں جوش دے کر صاف کر کے قند کہنہ ملا کر صبح و شام تین دن حیض کے بعد پلائیں حیض فراغت سے آتا ہے۔ بعد از فراغت حیض کے جواہر مہرہ ۲ رتی روزانہ ہمراہ شربت ابریشم پلائیں۔ مجرب نسخہ ہے۔ (حکیم شمس الحق)

(ایضاً) مریضہ کو مشہور دوائی سپاری پاک استعمال کرائیں۔

(۲۲) سیلان الرحم و قبض ۱ سپاری چکنی ۵ تولہ۔ کرکس ۲ تولہ۔ مائیں کلاں ۲ تولہ۔ مائیں خورد ۲ تولہ مصری ۵ تولہ۔ پوست سنکھ پشپی ۵ ماشہ۔ شیر گاؤ ایک سیر

ترکیب ۱ کو کوٹ پیس کر دودھ میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب کھویا سا بن جائے پھر باقی تمام ادویہ جو پہلے سے باریک پیس کر رکھی ہوں۔ ملا کر نیچے اتار لیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ۔ اور رات کو سوتے وقت قبض کی اسپغول کا استعمال کرتے رہیں۔ اسپغول نصف چھٹانک سے کم نہ ہو۔ (محمد اکرم سرانی)

(ایضاً) سیلان الرحم کے لئے مرجان ۱ ماشہ صبح و شام کھلائیں اور وقت حیض کے لئے جوشاندہ تخم گذر ۱ تولہ گڑ سے شیریں کر کے نیم گرم صبح و شام پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ایضاً) مندرجہ ذیل گولیاں مریضہ کو لگاتار ایک ماہ استعمال

(ایضاً) جسم انسانی کے غذائی اجزا ہوا کرتے ہیں۔ ان کے اخراج سے بدن انسان ناکارہ اور کمزور ہو جاتا ہے۔ مرض ترقی کر کے دق تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے اس کا علاج جلد کرنا چاہیئے۔ مجرب نسخہ درج ذیل ہے

گڑمار بوٹی۔ کرم سنگ۔ حجر القلب کشتہ قشر بیضہ مرغ، مساوی الوزن لے کر یک جان کریں۔ سفوف بنا کر ایک ماشہ صبح ۱۲ بجے و شام ہمراہ عرق جامن ۵ تولہ۔ آب انار ۳ تولہ۔ روزانہ پلائیں۔ اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے

(حکیم شمس الحق خاں)

(ایضاً) پیشاب میں جو شکر خارج ہوتی ہے، وہ عموماً ایسی ہوتی ہے۔ جیسے انگور کی شکر۔ یہ کیوں آتی ہے اور کیا ہوتی ہے۔ اس کا مفصل جواب تو آپ کو طب قدیم یونانی کی کتب معالجات میں ملے گا۔ مگر یہاں مختصراً اتنا سمجھو کہ یہ شکر ایک قسم کے غذا کا بچا ہوا شیریں مادہ ہوتا ہے۔ جس کو گردے اور مثانہ اپنی کمزوری کے باعث خارج کر دیتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج خصوصیت اور غور کے ساتھ نہ کیا جائے۔ تو انجام اس کا ہمیشہ موت ہوا کرتا ہے۔ ذیل میں اس مرض کو دور کرنے کے لئے ایک بہترین نسخہ لکھتا ہوں۔ تیار کر کے کام میں لائیں۔ صمغ گلو خشک۔ برگ جامن، خستہ جامن۔ کشتہ قلعی۔ خاکستر مرجان، صدف دریائی سوختہ۔ اصل السوس مقشر، صمغ عربی۔ کتیرا، نیلوفر، گاؤ زبان۔ مروارید، گل سرخ، گل نار فارسی، گل ارمنی تخم خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ۔ افیون ۱ ماشہ۔ تمام ادویات کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ ایک خوراک صبح اور ایک شام ہمراہ شربت انجبار ۳ تولہ، عرق حب الآس ۵ تولہ استعمال کرائیں۔ (احسان الحق)

(۲۵) پتھر کا جیو (قلب الحجر) مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔ اور اس کے نرخ بھی مختلف ہیں۔ اس وقت بازار میں عہ تولہ سے لے کر ۲۵ روپیہ تولہ تک کا موجود ہے۔ فوائد اس کے بے شمار ہیں۔ اور اس کی قیمت دن بدن چڑھ رہی ہے۔ جس نرخ کا مطلوب ہو مہیا کیا جا سکتا ہے۔

(حکیم ہمایوں)

(ایضاً) جن عورتوں کو حمل نہ قرار پاتا ہو۔ ان کے لئے بے مثل چیز ہے۔ نیز کئی ایک رحم کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔

(برکت علی۔ ساکن بھبولڑیوالہ۔ ڈاکخانہ چھاؤنی جالندھر)

(ڈاکٹر علی شیر)

(ایضاً) اصلی پتہ ذیل سے ۸؎ تولہ پر حاصل کریں اور پتھر جیو کا مفصل حالات و تجربات اگر ملاحظہ کرنے ہوں تو کتاب علاج الانسان شمسی سے ملاحظہ کریں۔

(حکیم منظور الحق خاں، شفاخانہ فیض آباد امرتسر)

(ایضاً) اگر آپ کو اصلی حجر القلب کی ضرورت ہے تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

(حکیم احسان الحق خاں)

(ایضاً) پتھر کا جیو یا قلب الحجر نہایت عمدہ چیز ہے۔ اکسیر مستورات ہے

اس سے عقیم کو بفضل خدا اولاد ہوتی ہے۔ دیگر کئی امراض زنانہ کی اکسیر ہے۔

(حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

سوالات

جو صاحب دفتر سے مشورہ حاصل کرنا چاہیں انہیں ہر سوال کے ساتھ ۱/ کے ٹکٹ اور جو صاحب رسالہ کے ذریعے جواب کے خواہشمند ہوں۔ ان کو فی سوال ۱/ کا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔

(۲۶) بارہ سال سے تھوڑی دیر کے بعد ایک قسم کی تبخیر اٹھتی ہے۔ جو کہ نم معدہ سے اٹھ کر کبھی پشت پر کبھی چھاتی اور کبھی دماغ پر جا کر جلن پیدا کرتی ہے۔ شانہ پر چیونٹیاں چلتی معلوم دیتی ہیں پھر کچھ دیر بعد تھوڑا سا پیشاب کسی وقت نہایت زرد۔ کبھی سفید بے رنگ۔ کبھی سفید سرخی اور زردی مائل ہوتا ہے۔ آتا ہے۔ جس سے کسی قدر تسکین ہو جاتی ہے۔ جس وقت یہ تبخیر اٹھے معدہ اور نم معدہ بے حس ہو جاتا ہے۔ اگر بھوک لگی ہو۔ تو زائل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اگر دس چپاتیاں بھی کھالی جائیں۔ تو احساس تک نہیں ہوتا۔ حالت ہر وقت مراقیوں کی طرح رہتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔

علاوہ اس کے عرصہ بارہ سال سے یعنی شروع مرض سے لے کر آج تک بھوک بالکل زائل ہو گئی ہے۔ پیاس بھی نہیں لگتی۔ دائیں طرف مقام جگر پر جلن رہتی ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلیاں جلتی ہیں۔ کبھی کبھی بلغم جس کا مزہ نہایت نمکین ہوتا ہے۔ خارج ہوتی رہتی ہے۔ منہ سے عموماً خلو معدہ پانی جاری رہتا ہے تھوڑی تھوڑی دیر بعد کم مقدار میں پیشاب آتا رہتا ہے۔ غذا معدہ میں دیر تک رہتی ہے۔ اگر صبح کو ایک اجابت صحیح آجائے۔ تو حالت قدرے اچھی رہتی ہے۔ ورنہ بہت خراب پاخانہ عموماً چوبیس گھنٹہ بعد وقت مقررہ پر آجاتا ہے طبیعت ہر وقت اداس سست اور خیالات پریشان رہتے ہیں کام کاج میں دل نہیں لگتا۔ سبزیاں، دودھ، میوہ جات ترش اور زیادہ مرطوب اشیا مضر پڑتی ہیں۔ پیشاب کے کیمیاوی امتحان میں کوئی خاص چیز سوائے کسی قدر ترشی کے نہیں پائی گئی۔ بارہ سال سے کمی غذائے جسمانی حالت نہایت کمزور ہے بعض لوگ مرقوق خیال کرتے ہیں۔ حذاق کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی سہل اور زود اثر نسخہ تجویز فرمائیں۔

(شیخ مریداحمد)

(۲۷) ایک شخص لقوہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔ علاج معالجہ سے درست ہو گیا ہے۔ مگر زبان پر اس کا اثر باقی ہے۔ اطبا کرام کوئی مجرب نسخہ کھلانے یا لگانے کا تجویز فرمائیں۔ (خریدار ۲۵۴۱)

(۲۸) عرصہ سے زکام کا مرض ہے تین ماہ سے کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں آتی ہیں طبیعت میں گرمی بہت معلوم ہوتی ہے۔ حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ ہضم تقریباً درست ہے لیکن پیاس بہت لگتی ہے۔ نارنگی کھانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ نیند اکثر درست آتی ہے لیکن اگر کھل جائے۔ تو پھر آنکھ نہیں لگتی سرعت کا مرض بھی کچھ دنوں سے شروع ہو گیا ہے۔ طبیعت میں چڑچڑاپن زیادہ ہے۔ مریض کونین اور اسپرین عرصہ تک استعمال کرتا رہا۔ اور یہی وجہ طبیعت کی گرمی خیال کرتا ہوں جس اکثر تیز رہتا ہے۔ اطبا کرام علاج تجویز فرمائیں (ضرورت مند)

(۲۹) بصارت بہت کمزور ہے۔ دھوپ میں بالکل کم نظر آتا ہے۔ قریب کا آدمی بھی نظر نہیں آتا۔ ایک آنکھ میں ناخونہ ہے۔ نہانے کے بعد ناک سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ چاہے گرم پانی سے کیوں نہ نہایا جائے۔ اور موسم گرما ہی کیوں نہ ہو۔ ٹوپی اگر سر سے اتاری جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے سر پہ برف رکھ دی ہے۔

(حکیم محمد بخش)

Hakeem Shaukat Ali

Hakeem Shaukat Ali

قومی دواخانہ کی بعض خصوصیات

۱۔ اس دواخانہ کے قیام کا مقصد فنِ یونانی کی اہمیت وافادیت کو ظاہر و واضح کرنا ہے۔

۲۔ دواسازی کے معیار کو بلند کرنا۔ اور اطباء کو قرابادینی مرکبات خالص اور قابلِ اعتماد بنا کر بہم پہنچانا بھی اس دواخانہ کے مقاصد میں داخل ہے۔

۳۔ مرکبات کے قیمتی اجزاء مثلاً مشک، عنبر، مروارید، زعفران وغیرہ ہمیشہ اعلیٰ قسم کے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۴۔ قیمتی اجزاء کو ہمیشہ ناظم دواخانہ کی موجودگی میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی دواخانہ کے ناخالص یا کسی قیمتی جزو کے وزن میں کم ہونے کا یہاں کوئی احتمال نہیں۔

۵۔ دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو عالیجناب شفاء الملک حکیم **محمد حسن** صاحب قرشی جیسی ہمہ صفت موصوف شخصیت کی سرپرستی کا فخر حاصل ہے۔

۶۔ تھوک مال منگوانے والے اطباء کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔

دستور العمل

۱۔ تمام آرڈروں کی تعمیل دوسرے روز کر دی جاتی ہے۔ البتہ جو آرڈر ذرا دیر طلب ہوں۔ ان میں دو تین دن کی تاخیر ہو جاتی ہے اگر آپ کو ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلوبہ دوا یا خط موصول نہ ہو۔ تو دفتر کو دوبارہ لکھیں۔

۲۔ اگر حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ تو دفتر ہر طرح سے ذمہ دار ہے۔ وی پی واپس کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ وی پی وصول کر لیں۔ اور دفتر کو اپنا مطالبہ لکھ دیں۔ جائز مطالبہ بغیر حیل و حجت اور شکریہ کے ساتھ پورا کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ مریض اپنے مرض کے حالات لکھنے کے بعد اس چیز کی بھی وضاحت ضرور کر دیں۔ کہ آیا نسخہ بھیجا جائے یا دوا بھی بھیج دی جائے۔ واپسی جواب کے لئے ٹکٹ ضرور آنا چاہئے۔

۴۔ دفتر سے تمام پارسل پوری ذمہ داری سے بند کئے جاتے ہیں۔ اسلئے رستہ میں بعض دواؤں کے ضائع ہونے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔

۵۔ وزنی دواؤں کو بذریعہ ریل طلب کرنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے کم از کم نصف قیمت پیشگی روانہ کرنی چاہیئے۔

۶۔ مشک، عنبر، مروارید وغیرہ قیمتی دوائیں آپ جس درجہ کی چاہیں وضاحت کر دیں۔ اگر آپ تصریح نہیں کرینگے۔ تو اعلیٰ چیزیں بھیجی جائیں گی۔ جن کی قیمت لازمی طور پر زیادہ ہوگی۔

۷۔ مفردات کے بھاؤ نرخ کے مطابق کم و بیش ہوتے رہتے ہیں۔

۸۔ آٹھ آنے سے کم قیمت کا وی پی ارسال نہیں کیا جاتا۔ اسلئے اگر کم قیمت دوا مطلوب ہو۔ تو ڈاک کے ٹکٹ ارسال کر دیں۔

۹۔ اخراجات پیکنگ و ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہونگے۔

نوٹ۔ امراض مخصوصہ کے مریضان دفتر سے امراض مخصوصہ کا فارم طلب کر لیں۔ اور اس کو پُر کر کے ارسال کر دیں۔

Hakeem Shaukát Ali

اکسیر مومیائی

عام بدنی صحت کی حفاظت اور پٹھوں کی تقویت کیلئے یہ گولیاں بے نظیر ہیں جن اشخاص کو صحبت کے بعد کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے ایک نہایت لاجواب تحفہ ہیں۔ فرحت اور بشاشت پیدا کرتی ہے۔ اور قوت خاص کو بھی بڑھاتی ہیں۔ کثرت مجامعت کے عوارض کو رفع کرنے کے لئے ان کا استعمال نہایت مفید ہے۔

دو گولیاں مجامعت کے ایک گھنٹہ بعد گرم دودھ سے کھالیں۔ اس سے بجائے کمزوری کے فرحت و شادمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور چہرے پر شگفتگی آجاتی ہے۔

قیمت۔ ایک سو گولی پانچ روپے۔ ۵۰ گولیاں ۲/۸ +

اکسیر سل و دق

مریضان دق کو مژدۂ صحت

یہ عجیب و غریب کیمیاوی مرکب سل و دق جیسے ہلاکت آفرین مرض کا یقینی اور شفا بخش علاج ہے پھیپھڑوں کے زخموں کو بھرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بخار کی حرارت کو صرف دو ہی ہفتوں میں گھٹا دیتی ہے۔ اور خون صالح پیدا کر کے جراثیم کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ کھانسی کی شدت تو چند ہی خوراکوں سے رفع ہو جاتی ہے۔ اور صرف ایک مہینے کے عرصہ میں کمزور نیم جان مریض از سر نو زندگی حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اگر خدانخواستہ آپ کے اعزہ میں سے کوئی شخص اس جان گسل مرض میں مبتلا ہو جائے۔ تو فوراً اکسیر سل و دق کا استعمال شروع کر دیں۔ آپ اس کے مفید اثرات کو دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے۔

ایک خوراک صبح و شام کھائیں۔

قیمت ۶۰ خوراک ایک مہینہ کے لئے دس روپے۔

مفصل ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

اکسیر جریان کہنہ

پرانے جریان کا جانا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ بعض طبیبوں نے تو فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ پرانا جریان جا ہی نہیں سکتا۔ مگر یہ خیال تجربہ کے خلاف ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے۔ کہ معمولی دواؤں سے نہیں جاتا۔ یہ دوا اسی حالت میں اکسیر ہے۔ جب جریان پرانا ہو گیا ہو۔ روز بروز کمزوری۔ ضعف دماغ۔ درد کمر میں اضافہ ہو رہا ہو۔ جو کچھ کھایا جاتا ہو۔ وہ جریان کے ذریعہ سے نکل جاتا ہو۔ بدن میں طاقت نہ آتی ہو۔ رقت۔ سرعت اور احتلام کی شکایت رہتی ہو۔ اور پٹھے کمزور ہو کر مرض عسر العلاج ہو چکا ہو۔

اگر اس اکسیر کو چالیس روز تک استعمال کر لیا جائے تو بیس برس کے پرانے جریان کا رفع ہو جانا بھی ایک معمولی سی بات ہے۔

قیمت۔ چالیس روز کی دوا۔ دس روپے (عہ)

اکسیر قلب

دل کو طاقت دینے کے لئے نادر تحفہ

اس سفوف کے استعمال سے دل کی کمزوری اور گھبراہٹ بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ ذرا سا چلنے سے سانس پھول جاتا ہو یا دل دھک دھک کرنے لگ جاتا ہو۔ قلب کی کمزوری کیوجہ سے طبیعت پژمردہ اور پشیمان رہتی ہو اور ہتھیلیوں یا پاؤں کے تلوؤں میں گرمی کا احساس ہو۔ تو اس سفوف سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال ایک ماشہ مربہ سیب تولہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں قیمت فی تولہ عہ

ناظم قومی دواخانہ ۳۶ بیڈن روڈ لاہور